REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS, FOR INDIA AT NO.R.N.61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم   و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P. 67.

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد ۲۲

شمارہ ۴۸

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ

سالانہ	۱۰ روپے
ششماہی	۵ روپے
ممالک غیر	۲۰ روپے
فی پرچہ	۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۳ ذی قعدہ ۱۳۹۳ ہجری   ۲۹ نبوت ۱۳۵۲ ہش   ۲۹ نومبر ۱۹۷۳ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۷ نبوت (نومبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں براستہ لنڈن آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

قادیان ۲۷ نومبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اپنے انگلستان اور یورپ کے دورے سے فارغ ہونے کے بعد بتاریخ ۲۹ نومبر واپس قادیان تشریف لا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور آپ کے اس دورہ کو جماعت کے لئے ہر طرح موجب برکات بنائے آمین۔

★— قادیان میں سیدہ محترمہ بیگم صاحبہ مرزا وسیم احمد صاحب مع بچگان بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

★— قادیان ۲۷ نبوت۔ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان مع جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

زیارتِ صالحین اور علمِ دین حاصل کرنے کی خاطر سفر کرنا موجبِ ثوابِ کثیر اور اجرِ عظیم ہے

جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت اور اہم بالشان اغراض و مقاصد

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روح پرور ارشادات کی روشنی میں۔!!

قادیان میں جماعتِ احمدیہ کا بیاسیواں (۸۲) سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۸، ۱۹، ۲۰ فتح ۱۳۵۲ ہش مطابق ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر ۱۹۷۳ء منعقد ہو رہا ہے۔ جملہ احباب جماعت کو اس بابرکت اور سراسر روحانی اجتماع میں بکثرت شریک ہونے اور اس سے کماحقہ مستفید ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس عظیم الشان جلسہ کی عظمت و اہمیت اور بے مثال اغراض و مقاصد سے کماحقہ استفادہ کرنے کے بارے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:-

"تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالتِ انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے۔ تا اگر خدا تعالیٰ چاہے تو کسی برہانِ یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو۔ اور یقینِ کامل پیدا ہو کر ذوق و شوق پیدا ہو جائے۔ سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہیئے اور دعا کرنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ یہ توفیق بخشے۔ اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیئے۔ کیونکہ سلسلۂ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا، ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔ اور چونکہ ہر ایک کے لئے بباعثِ ضعفِ فطرت یا کمیٔ مقدرت یا بُعدِ مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے۔ یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعالِ شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے اوپر روا رکھ سکیں۔ لہٰذا قرینِ مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں چند روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرطِ صحت و فرصت اور عدمِ موانع تاریخِ مقررہ پر حاضر ہو سکیں تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للّٰہ ربّانی باتوں کو سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے۔

★— اس جلسہ میں ایسے حقائق و معارف سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہے۔

★— نیز اُن دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔

★— ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخِ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے۔ اور روشناس ہو کر آپس میں رشتۂ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔

★— جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کے لئے مغفرت کی جائے گی۔

★— تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اُٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جل شانہٗ کوشش کی جائے گی ———— اور

★— اس روحانی جلسہ میں اور بھی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔ اور کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں۔ اور اگر تدابیر اور قناعت شعاری سے تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کے لئے جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو بلا توقف سرمایہ میسر آجائے گا۔ گویا سفر مفت میسر ہو جائے گا۔"

(آسمانی فیصلہ)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری اور اجازت سے بیاسیویں (۸۲)

جلسہ سالانہ قادیان

کی تاریخیں

۱۸-۱۹-۲۰ فتح ۱۳۵۲ ہش بمطابق ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۷۳ء

مقرر کی گئی ہیں۔ جملہ جماعت ہائے احمدیہ اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ احباب جماعت کو جلسہ سالانہ قادیان کی مذکورہ تاریخوں سے مطلع کیا جائے، تا احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کر کے اس عظیم الشان روحانی اجتماع کی برکات سے مستفید ہو سکیں۔

المُعلِن: ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ماریشس میں جماعت احمدیہ کی عظیم الشان سالانہ کانفرنس

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور مکرم وکیل التبشیر صاحب کے رُوح پرور پیغامات

پونے دو ہزار عاشقانِ مسیح موعودؑ کی جلسہ سالانہ میں والہانہ شرکت

از مکرم مولوی صدیق احمد صاحب منور انچارج احمدیہ مسلم مشن ماریشس

اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ہے کہ اس نے ایک بار پھر جماعتِ احمدیہ ماریشس کو بتاریخ ۲۲، ۲۳ ستمبر پُورے جوش اور جذبہ کے ساتھ اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق دی۔ شمعِ احمدیت کے یہ پروانے جوق درجوق مرکزی مسجد دارالسلام میں جمع ہوئے۔ اور نہایت توجہ اور انہماک کے ساتھ معارفِ قرآنیہ، احادیث، ملفوظات حضرت سیدنا مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء احمدیت کے کلمات کو سُنا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ جلسہ سالانہ جسے دنیا بھر کی احمدیہ جماعتیں مناتی ہیں بے شمار رُوحانی برکات و افضال لے کر وارد ہوُا۔ اور فرزندانِ اِسلام کے ایمان و معرفت علم و یقین کو بڑھاتا ہوُا انہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوُا۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذٰلک۔

ذیل میں احباب جماعت کی خدمت میں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ ماریشس ۱۹۷۳ء کی رپورٹ پیش کی جاتی ہے۔

جلسہ سالانہ کی تیاری

اس رُوحانی کانفرنس کو اعلیٰ رنگ میں کامیاب بنانے کے لئے سنٹرل کمیٹی نے جلسہ کے جملہ انتظامات کے لئے علیٰحدہ جلسہ سالانہ کمیٹی بنادی جس کے صدر محترم حنیف جواہر صاحب تھے۔ کمیٹی کی تشکیل کے بعد ہم نے اس اہم کام کو ایک پلان کے ساتھ شروع کیا۔ ممبرانِ کمیٹی کو مختلف شعبہ جات کا ناظم بنادیا گیا۔ تیاری کی رفتار کا اندازہ لگانے اور مختلف امور کے متعلق فیصلہ جات کرنے کے لئے کمیٹی کے کئی اجلاس منعقد ہوئے۔ جلسہ سالانہ کا پروگرام قبل از وقت تیار کر کے طبع کروا دیا گیا تھا۔ ممبران نے سب جماعتوں میں چھوٹے پیمانہ پر جلسے منعقد کئے۔ جن میں احباب کو جلسہ سالانہ کی برکات اور اہمیت سے روشناس کرایا۔ اس موقعہ پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلسہ سالانہ کے متعلق ارشادات بھی پڑھ کر سُنائے گئے۔ نیز بعض دیگر انتظامی ہدایات بھی دی گئیں۔ براچوں کے دورہ جات کے علاوہ سرکلر خطوط کے ذریعہ بار بار سالانہ کانفرنس کی اہمیت واضح کی گئی۔ اپنے ماہانہ اخبار Message میں کافی عرصہ قبل جلسہ کے متعلق اعلانات کئے۔ دارالسلام کے علاوہ دیگر سب مساجد میں بھی مسلسل جلسہ سالانہ میں شرکت اختیار کرنے کی تلقین کی گئی۔

ہمارے خدام نے حسبِ معمول کئی روز وقارِ عمل کر کے ماحول کو صاف کیا۔ اور دارالسلام مسجد کو خود روغن کیا جس سے مسجد بہت جاذبِ نظر بن گئی۔ اور جلسہ سے دو دن قبل رنگا رنگ جھنڈیوں اور بجلی کے قمقموں سے مسجد کو غیر معمولی طور پر سجایا گیا جس سے ہر طرف رونق محسوس ہوتی تھی۔

جلسہ کے آغاز سے دو روز قبل حکومتِ ماریشس کے ریڈیو اور ٹی۔ وی سے اُردو، فرنچ اور انگریزی خبروں میں جلسہ کے انعقاد کی خبر نشر ہوئی۔ غرضکہ اس عظیم الشان کانفرنس کے انعقاد سے ہر شخص آگاہ ہوچکا تھا اور ہمیں پوری امید اور یقین تھا کہ احباب کثرت کے ساتھ شرکت کریں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ہماری حقیر کوشش میں اس قدر برکت ڈالی کہ جلسہ کا پہلا سیشن جس میں ہر سال حاضری تھوڑی ہوتی تھی اس مرتبہ غیر معمولی طور پر احباب اور احمدی بہنیں دارالسلام میں جمع ہوگئیں۔

جلسہ سالانہ کا افتتاحی اجلاس

اللہ تعالیٰ کے فضل اور تضرعات کے ساتھ ۲۲ ستمبر بروز ہفتہ نمازِ ظہر کے بعد بروقت جلسہ سالانہ کا پہلا سیشن شروع ہوُا۔ بہت سے احباب نماز سے قبل پہنچ چکے تھے۔ تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار نے اپنی افتتاحی تقریر میں حاضرین کو مبارکباد پیش کی۔ اور ان سے درخواست کی کہ وہ اس روحانی اجتماع کو عام جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ بلکہ دعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں مصروف رہتے ہوئے جلسہ کی کارروائی کو سُنتے رہیں۔ خاکسار کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں احمدیت کی عظیم الشان نعمت سے نوازا ہے۔ ہمیں انتہائی کوشش کرنی چاہیئے کہ اس آسمانی برکت سے پُورا پُورا فائدہ اٹھائیں اور اپنی آئندہ نسلوں کو اس طور پر ٹریننگ دینی چاہیئے کہ وہ ہمیشہ ہمیش کے لئے احمدیت کی نعمتِ عظمیٰ سے مستفیض ہوتی رہیں۔

پیغام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ برائے ممبرانِ جماعت ماریشس:

ہمارے نہایت ہی پیارے اور مشفق امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے انگلستان سے باوجود بے حد مصروفیت کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر درج ذیل پیغام ارسال فرمایا:۔

"عزیزم مکرم مولوی صدیق احمد منور
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔
آپ کا خط ملا۔ مَیں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ جماعت ماریشس کے جلسہ سالانہ کو کامیاب فرمائے اور آپ اور تمام احباب جماعت کا حافظ و ناصر ہو۔ میری طرف سے تمام احباب کو السلام علیکم کہیں۔"

والسلام خاکسار مرزا ناصر احمد

اپنے پیارے آقا کا رُوح پرور پیغام سُن کر احباب کے چہروں پر خوشی کے اثرات پیدا ہو گئے۔ اور ایسا ہونا یقینی تھا کیونکہ خلیفۃ المسیح اپنی متضرعانہ دعاؤں میں انہیں ہمیشہ یاد رکھتے ہیں اور یہ لوگ فیضِ خلافت سے متمتع ہو کر اپنے ایمانوں کو مضبوط کرتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا پیغام سُنانے کے بعد خاکسار نے جناب وکیل التبشیر صاحب تحریک جدید کا پیغام پڑھ کر سُنایا۔ آپ نے اپنے پیغام میں جماعت احمدیہ ماریشس کو تبلیغ کے سلسلہ میں اپنی جدوجہد کو تیز تر کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ تبلیغ کی عظیم مہم کو سرانجام دینے کی خاطر ممبرانِ جماعت اپنی زندگیوں اور اعمال میں نمایاں تغیر پیدا کریں اور اس تبدیلی کی واضح علامت یہ ہے کہ احمدیوں اور ان کے اغیار کے اخلاق و کردار میں بہت فرق ہونا چاہیئے۔

تقاریر کا پروگرام

بعد ازیں برادرم مکرم مبارک رمضان صاحب سٹیج پر تشریف لائے آپ نے سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خلقِ عظیم کے موضوع پر تقریر کی۔ مقرر موصوف نے نہایت سادہ انداز میں موجودہ زمانہ کی مشکلات کا حل حضور اکرمؐ کے نمونہ اور اعمال سے پیش کیا آخر میں کہا اگر ہم سچے دِل سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم بن جائیں تو ہماری جملہ مشکلات اور اُلجھنیں از خود حل ہوجائیں گی۔

بعدہٗ مکرم محترم عبدالحمید زیاد علی صاحب نے "ربوہ اور قادیان کی زیارت" کے دلچسپ موضوع پر حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ نے دلکش اور مؤثر رنگ میں قادیان اور ربوہ کی رُوحانی فضاؤں کو بیان کیا۔ تقریر میں بالخصوص مجلسِ شوریٰ کا نقشہ کھینچتے ہوئے اِس امر کا ذکر کیا کہ وہاں ایک غیر معمولی قابلِ ستائش نظم و ضبط پایا جاتا ہے۔ آخر میں مقرر موصوف نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی "پاکیزہ شخصیت" پیار اور پدرانہ شفقت کا ذکر کیا۔ اور ساتھ ہی احباب سے اپیل کی کہ خلافت کی نعمت سے اپنی اولادوں کو وابستہ رکھنے کے لئے ہمیشہ جدّوجہد کرتے رہیں۔

پہلے سیشن کے تیسرے مقرر برادرم منصور امیر الدین صاحب نے "ہمارے نوجوان اور ان کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا جس میں نوجوانوں کی تنظیم خدام الاحمدیہ کے کاموں کی اہمیت بیان کی اور آخر میں ان عظیم فرائض اور ذمہ داریوں کا ذکر کیا جن کو نبھانے کے لئے حضرت مصلح موعودؓ نے خدام الاحمدیہ کو قائم فرمایا تھا۔

چوتھے نمبر پر ہمارے لوکل مبلغ مکرم آدم محراب صاحب نے حاضرین سے "غیر ممکن کو یہ ممکن سے بدل دیتی ہے" کے موضوع پر قرآن اور حدیث کی روشنی میں اس امر کو واضح کیا کہ کس طرح خداوند قادر، ناممکن کو ممکن بنا دیتا ہے اور اپنے اس فعل سے اپنے نیک بندوں کے ساتھ اپنے پیار اور محبت کا ثبوت دیتا ہے

پہلے سیشن کی آخری تقریر محترم جناب حیات علی صاحب صدر جماعتِ احمدیہ ماریشس کی تھی۔ "انسانی پیدائش کی غرض و غایت" کے موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فرمانبردار عباد بنانا چاہتا ہے آپ نے یہ تقریر فرنچ زبان میں کی۔ یہ بھی معلوم ہو کہ عموماً تقاریر یہاں کی لوکل زبان کریولی میں کی جاتی ہیں۔ فرنچ اور کریولی میں اتنا ہی فرق ہے جتنا اُردو اور پنجابی زبان کا ہے۔

صدرِ محترم کی تقریر کے بعد اجلاس کا اختتام ہوُا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے کثیر احمدی بھائی اور بہنیں اس موقعہ پر موجود تھے۔ اجلاس کے بعد نمازِ عصر باجماعت ادا کی گئی۔ اس کے بعد احباب نے دارالسلام سے نیچے اُتر کر چائے وغیرہ پی۔

جلسہ سالانہ کا دُوسرا اجلاس

پروگرام کے مطابق ٹھیک ۷-۳۰ بجے نماز مغرب و عشاء ادا کی گئی۔ (باقی صلا پر)

خطبہ جمعہ

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ نوعِ انسانی کیلئے ایک عظیم انقلاب مقدّر ہے

اس سلسلے میں جماعت احمدیہ پر جو اہم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں انہیں پورا کرنا ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے

ہمیں مجنونانہ طور پر بنی نوعِ انسان کی خدمت کیلئے اپنے تئیں وقف کر دینا چاہیئے

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۰ر اگست ۱۹۷۳ء بمقام مسجد فضل لندن

تشہد وتعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے انسان کو اپنی صفاتِ حسنہ کا مظہر بننے کے لئے پیدا کیا ہے۔

اِنسان کی زندگی

دو حیثیتوں کی مالک ہے۔ ایک اس کی انفرادی زندگی ہے اور ایک اس کی اجتماعی زندگی۔ انسانی زندگی کے ہر دو پہلوؤں میں اللہ تعالیٰ کی صفات کا جلوہ نظر آنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کی بہت سی صفات کا ذکر قرآنِ عظیم نے کیا ہے۔ یعنی اُن تمام صفات کا ذکر جن کا تعلق انسان سے اور اس عالمین سے ہے اور ہم سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ ہم ان صفات کا رنگ اپنی زندگیوں پر چڑھائیں۔ سورۂ فاتحہ میں

چار بُنیادی صفاتِ باری تعالےٰ

کا ذکر آیا ہے۔ جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کی اصل الاصول صفات کا نام دیا ہے۔ ان صفات میں سے پہلی صفت ربوبیت کی صفت ہے۔ عربی زبان میں ربوبیت کے معانی دو پہلو رکھتے ہیں۔ اوّل پیدا کرنا، دوسرے پیدائش کے بعد بتدریج ابتدائی مراحل میں سے گزار کر اس شخص یا قوم کی انفرادیت کو نقطۂ کمال تک پہنچانا۔ اور فرمایا کہ اللہ ربّ العالمین ہے۔ قرآن کریم میں اللّٰہ کا لفظ اللہ تعالیٰ کے لئے بطور اسم ذات آیا ہے۔ قرآنی اصطلاح میں اللّٰہ اس ذات پاک کا نام ہے جو تمام صفاتِ حسنہ سے متّصف ہے۔ اور جس میں کوئی کمزوری نقص نہیں پائی جاتی۔ ربّ العالمین سب سے پہلی اور بُنیادی اور اہم صفت ہے جس کا ذکر اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں کیا۔ چونکہ انسان کو اللہ تعالےٰ کی صفات سے متصف ہونے کا حکم ہے اس لئے پہلا مطالبہ جو انسان سے کیا گیا وہ یہ ہے کہ ربّ العالمین کا پرتو اور عکس ہماری زندگی میں آنا چاہیئے۔

اِس صفت کے دو پہلو ہیں

ایک خلق کا اور ایک ارتقائی ربوبیت کا۔ اس صفت سے تعلق رکھنے والا ایک بڑا نمایاں پہلو اس کا انقلابی فعل ہے اور دوسرا نمایاں پہلو اس کا ارتقائی فعل ہے۔ سائنس یا فلسفہ کی تفصیل میں جانے کے بغیر مَیں یہ کہہ سکتا ہوں کہ جب جمادات معرضِ وجود میں آئیں تو یہ خدا تعالیٰ کا بڑا انقلابی فعل تھا۔ اس کے بعد ایک اور عظیم خلق پیدا ہوئی۔ اور صفتِ خلق کا ظہور ہوا۔ اور وہ اللہ تعالےٰ کا نباتات کو پیدا کرنا تھا۔ جمادات اور نباتات میں جو اُصولی فرق ہے، وہ ارتقائی فرق نہیں بلکہ انقلابی فرق ہے۔ چنانچہ ایک مشہور فلاسفر نے بھی ان فرقوں کو انقلابی فرق قرار دیا ہے۔

پھر خدا تعالےٰ کا

ایک بڑا عظیم انقلابی فعل

نباتات کے بعد زندگی کا دوسرا معجزہ حیوانات کا پیدا کرنا ہے۔ نباتات کی پیدائش کے بعد یہ ایک نیا انقلابی فعل ہے۔ پھر حیوانی زندگی سے صاحبِ عقل وشعور زندگی کی پیدائش بھی ایک بہت بڑا اور زبردست اور انقلابی فعل ہے۔

خدا تعالےٰ کی صفات کے جلوے ہمیں بتاتے ہیں کہ کوئی انقلاب اس عالم میں کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک وہ حقیقی اور مناسبِ حال ارتقائی منازل میں سے گذر کر اپنے کمال کو نہ پہنچے۔

اُس وقت جو چند انقلاب آئے اُن کا ذکر ضمنی طور پر کر دیتا ہوں۔ مثلاً

سرمایہ دارانہ انقلاب

جب انسان کے اندر ایک نیا شعور پیدا ہوا، اس کے پھیلاؤ نے مختلف راہیں اختیار کیں۔ مثلاً ایک وقت میں صنعتی انقلاب۔ پھر زرعی انقلاب معرضِ وجود میں آیا۔ ان سب کی جہت ایک ہی طرف تھی۔ اور وہ انسان کی مادی ترقی تھی۔ لیکن اس انقلاب کے بعد جن ارتقائی منازل میں سے اسے گزرنا چاہیئے تھا، یہ انقلاب ان منازل میں سے نہ گزرا۔ اس کے بعد اس کے مقابلہ میں

اِشتراکی انقلاب

کھڑا ہوا۔ اِسلام کی اصطلاح میں ہم اس کو ایک دنیوی انقلاب کہہ سکتے ہیں۔ اس انقلاب نے دعویٰ یہ کیا کہ ہم انسان کی بطور انسان بہبودی اور خیر خواہی کے لئے یہ انقلاب برپا کر رہے ہیں۔ اور آج ہمیں یہ نظر آرہا ہے کہ آدھی سے زیادہ دُنیا اُن کے عزائم کی حصہ دار ہونے کی بجائے اُن سے ڈر رہی ہے، کہ کہیں وہ ہمیں ہلاک نہ کر دیں۔ جس سے میں یہ نتیجہ نکالتا ہوں کہ اس اشتراکی انقلاب کو جن صحیح ارتقائی منازل میں سے گزرنا چاہیئے تھا، اُن میں سے نہیں گزرا۔ کیونکہ کوئی انقلاب صحیح ارتقائی منازل طے کئے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ خواہ وہ مانیں یا نہ مانیں اشتراکی انقلاب بھی ناکام ہو چکا ہے۔ آدھی سے زیادہ دُنیا کا اُن سے ڈرنا اور خوف کھانا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ انقلاب کامیاب نہیں ہوا۔

ایک تیسرا انقلاب

جو بڑا مختلف ہے۔ اور جس کو مَیں اشتراکی نہیں بلکہ سوشلسٹ انقلاب کہتا ہوں۔ چین کا انقلاب ہے۔ یہ بھی دنیاوی انقلاب ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ کی صفت ربوبیّت کا ایک جلوہ اور پہلو ہے۔ انسان نے غور وفکر کے بعد ایک چیز حاصل کی۔ چین کا یہ انقلاب بڑے ابتدائی دَور میں سے گذر رہا ہے۔ اور اس وقت ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ انقلاب کامیاب ہوگا، یا پہلے انقلابوں کی طرح بھٹک کر رہ جائے گا۔

کئی سال ہوئے ٹیکسلا میں ایک Complex بنانے کی سکیم کے ضمن میں چینی ماہروں کی ایک ٹیم آئی تھی۔ ایک جگہ جہاں Complex بنایا جا سکتا تھا۔ ربوہ کے قریب تھی۔ اس وقت کے ضلعی افسروں کو ان کے قیام کے بارے میں مشکلات پیش آئیں تو انہوں نے ہمیں کہا کہ ہم اُن کے قیام اور کھانے وغیرہ کا انتظام سنبھال لیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر کے دروازے جس طرح پاکستانیوں کے لئے کھلے ہیں؛ اسی طرح افریقہ، امریکہ، یورپ، روس اور دُوسرے ممالک کے لوگوں کے لئے کھلے ہیں۔ ہم نے ان لوگوں سے باتیں کیں۔

مَیں نے اس وفد سے کہا

کہ اس وقت چین بڑا صحیح چل رہا ہے ۔ اگر تم لوگوں نے دوسرے لوگوں کی طرح بنی نوع انسان کی خدمت کی بجائے نوعِ انسانی کا استحصال شروع کر دیا تو تمہارا بھی وہی حال ہوگا جو پہلوں کا ہو چکا ہے ۔ یعنی ان انقلابات کی ابتداء بڑی عظیم تھی ۔ لیکن ان کے ارتقائی ادوار ترقی اور نقطۂ کمال تک پہنچانے کی بجائے نقطۂ زوال تک پہنچانے والے ثابت ہوئے
میں نے خدام الاحمدیہ سے خطاب کرتے ہوئے

چار روحانی انقلابوں کا ذکر

کیا تھا ۔ جن میں سے آخری انقلاب ، انقلابِ عظیم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا انقلاب ہے ۔ میں سائنس دان نہیں ۔ لیکن اس وقت چاند اور ستاروں کی طرف جو راکٹ بھیجے جاتے ہیں ان کے لئے ایک انجن تو وہ ہے جو رفتار اور جہت کو کنٹرول کرتا ہے ۔ یا جو Source of power ہے ۔ لیکن ساتھ ساتھ دوسرے انجن بھی لگائے ہوئے ہوتے ہیں ۔ جن کو Booster کہتے ہیں ۔ پہلے انبیاء علیہم السلام کے ذریعے جو روحانی انقلاب آئے وہ تھوڑے عرصہ کے لئے تھے ۔ انہیں کسی Booster کی ضرورت نہ تھی ۔ نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو انقلابِ عظیم برپا کیا اور جس کو کمال تک پہنچنے کے لئے فرمایا کہ چودہ ، پندرہ ، سولہ سو سال درکار ہوں ۔ یہ کوئی چھوٹا عرصہ نہ تھا ۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بتایا تھا کہ اس عظیم انقلاب کی ابتداء تو ہو چکی ۔ اس کی انتہا مہدی معہود کے زمانہ میں ہوگی ۔ جب تمام بنی نوعِ انسان کو ایک امتِ واحدہ بنا دیا جائے گا ۔

اس میں بہت سی حکمتیں ہیں

جن پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے روشنی ڈالی ہے ۔ جو ایک لمبا مضمون ہے ۔ بہرحال یہ بتانا ضروری ہے کہ نوعِ انسانی کے لئے یہ ایک عظیم انقلاب ہے ۔ جو آج کل کے تمام انقلابوں سے بڑا ہے ۔ اور کمیونزم سوشلزم اور سرمایہ دارانہ انقلاب یہ سب مل کر بھی اس کے مقابلہ میں کوئی چیز نہیں ۔ دو کی ناکامیاں تو ہمارے سامنے ہیں ۔ اور تیسرا بالکل ابتدائی دور میں ہے ۔ ہو سکتا ہے کہ وہ Right turn یعنی صحیح موڑ اختیار کرے اور جو راہ وہ مقرر کرے کسی وقت اسلام کی شاہراہ میں داخل ہو ۔ آخر ساری دنیا نے اس انقلاب میں شامل ہونا ہے ۔

اس انقلاب کی جد و جہد نے چونکہ لمبا عرصہ طے کر کے اپنے نقطۂ کمال کو پہنچنا تھا اس لئے اللہ تعالےٰ نے

تجدیدِ دین کا ایک سلسلہ

قائم کیا ۔ پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کی اُمتوں میں یہ سلسلہ نظر نہیں آتا ۔ مثلاً موسےٰ علیہ السلام کے بعد اُن کی اُمت میں انبیاء تو آتے رہے اور موسیٰؑ کی شریعت بھی قائم رہی اور تورات کی دوسری الہامی کتب بھی ساتھ ہی موجود رہیں ۔ (یہ بھی ایک علیحدہ مضمون ہے ۔) بہرحال ان کو ایسے سلسلے کی ضرورت نہ تھی ۔ قرآنی شریعت جو کامل اور مکمل ہے ۔ اس کامل شریعت کو چودہ سو سالہ ارتقائی مقام میں سے گزار کر اس مقام تک پہنچا دینا کہ ساری دُنیا پر وہ حاوی ہو جائے اور نوعِ انسانی کو امتِ واحدہ بنا دے ۔ اس کے لئے ضروری تھا کہ BOOSTER قسم کی چیزیں ہوں ۔ اولیاء ، ابدال ، اقطاب آئے ۔ آخر میں مہدیٔ معہود آئے ۔ چونکہ انہوں نے اس کو تین سو سال کے اندر اندر اپنے کمال تک پہنچانا تھا جس کمال تک پہنچنے کے آثار ہمارے اندازے کے مطابق ایک صدی ختم ہونے تک نظر آنے لگ جائیں گے ۔ اب وہ زمانہ آگیا کہ جب وہ پیشگوئی پوری ہو گئی ، ان ارتقائی منازل میں سے دُنیا نے گزرنا ہے ، لیکن ذمہ داری جماعتِ احمدیہ پر ہے ۔

دو ذمہ داریاں ہیں

ایک ذمہ داری لینے کی ہے ۔ ایک دینے کی ۔ جب تک آپ ان تمام قوتوں کو جنہیں اللہ تعالےٰ نے اپنی صفات سے متاثر ہونے کی ایک طاقت دی ہے ۔ ان قوتوں پر خدا تعالیٰ کا رنگ نہ چڑھائیں ۔ لینے میں پورے کامیاب نہ ہوں گے ۔ اور پھر لینے کے بعد جب تک آپ نوعِ انسان کی پاگلوں اور مجنونوں کی طرح خدمت نہ کریں ، اس وقت تک آپ اس عظیم جد و جہد میں جو اپنے نقطۂ کمال تک پہنچنے والی ہے ، نہ پورا حصہ لے سکتے ہیں ، نہ پوری برکتیں حاصل کر سکتے ہیں ۔ بہت بڑی ذمہ داری ہے ۔ لینے کے نقطۂ نگاہ سے بھی اور دینے کے نقطۂ نگاہ سے بھی اللہ تعالےٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی ان ذمہ داریوں کے سمجھنے اور ادا کرنے کی توفیق دے ۔ آمین ؂

قادیان میں اطفال الاحمدیہ کا تقریری مقابلہ

قادیان ۲۶ نبوت (نومبر) ۔ کل بعد نمازِ عشاء مسجد اقصیٰ میں مجلس اطفال الاحمدیہ قادیان کا ایک انعامی تقریری مقابلہ زیرِ اہتمام لوکل انجمن احمدیہ و مجلس انصار اللہ مقامی مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی مدرس مدرسہ احمدیہ کی صدارت میں منعقد ہوا ۔ منصفی کے فرائض مکرم مولوی برکت علی صاحب انعام اور مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری نے انجام دیئے ۔ اس موقعہ پر علاوہ مقامی اطفال کے خدام و انصار بھی کثیر تعداد میں موجود تھے ۔ تقریب اچھی خاصی پُر رونق اور دلچسپ تھی ۔

اس مقابلہ میں کُل ۱۹ اطفال نے حصہ لیا ۔ تقاریر کے لئے مندرجہ ذیل عناوین تھے :-

(۱) نظامِ سلسلہ کی اطاعت اور برکات ۔ (۲) اطاعتِ والدین اور بزرگوں کا احترام ۔
(۳) غلبۂ اسلام کی مہم میں ہمیں کیا کردار ادا کرنا چاہیئے ۔ (۴) انسانی زندگی کا مقصد ۔
(۵) اطفال الاحمدیہ کی ذمہ داریاں ۔

مقررین کے دو گروپ عمر کے لحاظ سے بنائے گئے ۔ اوّل ۔ دوم ۔ سوم آنے والوں کو انعامات دیئے گئے ۔ اور بعد دعا اجلاس کی کارروائی برخاست ہوئی ۔

پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید اور نظم سے ہوا ۔ اور اطفال کا عہد دُہرایا گیا ۔ مقابلہ میں اوّل دوم اور سوم آنے والے اطفال کے نام یہ ہیں :-

گروپ ۱ میں سے اوّل عزیز تنویر احمد خادم ابن خاکسار بشیر احمد خادم ۔ دوم عزیز نور الدین انور ابن مکرم مولوی عبد القادر صاحب دہلوی ۔ سوم عزیز محمود احمد خادم ابن خاکسار بشیر احمد خادم ۔

گروپ ۲ میں سے اوّل عزیز جمیل احمد ابن مکرم مولوی محمد یوسف صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ ۔ دوم عزیز عبد الباسط ابن مکرم مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری (ایڈیٹر بدر) ۔ سوم عزیز فیروز الدین ابن مکرم سید بدر الدین صاحب انسپکٹر وقفِ جدید ۔

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے احمدی بچوں کو صحیح معنوں میں خادمِ دین بنائے اور علمِ دین حاصل کرنے کے لئے اُن کے دماغوں کو روشن کرے اور ان کا وجود اسلام و احمدیت کے لئے مفید ہو آمین ؂

خاکسار : بشیر احمد خادم زعیم مجلس انصار اللہ قادیان دار الامان ۔

"دوہرے ثواب کا موقعہ"

" میں اُن کارکنوں کو بھی جنھوں نے تحریکِ جدید کے کام کو اپنے ذمہ لیا ہوا ہے توجہ دلاتا ہوں کہ ان کو اللہ تعالےٰ نے بہت بڑے ثواب کا موقعہ دیا ہے کہ وہ بھی بیدار ہوں اور اپنے مقام کی عظمت کو سمجھیں ، اُنہیں صرف اپنے چندے کا ثواب ہی نہیں ملتا بلکہ دوسروں کے چندے وصول کرنے کا ثواب بھی ملتا ہے ۔ " (حضرت المصلح الموعودؓ بحوالہ خالد اگست ۱۹۶۶ء)

حضور انورؓ کے ان ارشادات کی روشنی میں میں جملہ عہدیدارانِ جماعت اور افرادِ جماعت سے درخواست کروں گا کہ وہ اس دوہرے ثواب کے موقعہ سے فائدہ اُٹھائیں ۔ اس طرح پر کہ وہ خود بھی اپنے چندہ جات تحریکِ جدید بروقت ادا کر دیں اور دوسرے افراد کو بھی اس میں شامل کر کے ان سے وصولی کر دا کر بھی ثواب کے اس موقعہ سے فائدہ اُٹھائیں ۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو آمین ؂

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

ولادت

مکرم شیخ علی احمد صاحب آف کیرنگ مقیم برہم پور اڑیسہ کو اللہ تعالیٰ نے عرصہ دراز کے بعد اولاد سے نوازا ہے ۔ اُن کے ہاں بچی تولد ہوئی ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو والدین کیلئے قرۃ العین بنائے اور صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر بخشے آمین ۔ مکرم شیخ صاحب نے اس خوشی میں شکرانہ فنڈ میں ۱۰/- روپے اور اعانت بدر میں ۱۰/- روپے ادا فرمائے ہیں ۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے دورۂ یورپ کے کوائف

اشاعت قرآن کریم کے لئے پریس کے قیام کے سلسلے میں مشورے

ناصرات الاحمدیہ لنڈن سے گفتگو اور ایمان افروز خطاب

انگلستان کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہالینڈ اور سوئٹزرلینڈ کے احمدیہ مشنز کا دورہ!

(از محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم اے)

لنڈن ۱۴ر اگست ۱۹۷۳ء

آج صبح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ اور ضروری ہدایات جاری فرمائیں۔ اشاعت قرآن کریم کے سلسلے میں آج بھی حضور نے آف سیٹ مشین اور دھات کی پلیٹ پر عکس لینے والے کیمروں کے متعلق مشورہ کیا۔ نیز ارشاد فرمایا کہ کسی فرم کو آرڈر دینے سے پہلے مزید معلومات مہیا کی جائیں اس سلسلے میں عزیز طاہر سیفر سے رپورٹ پیش کرنے کے لئے ارشاد فرمایا

ناصرات الاحمدیہ سے گفتگو اور خطاب

شام کو حضور نے ناصرات الاحمدیہ لنڈن سے خطاب فرمایا۔ یہ ننھی بچیوں سے انتہائی شفقت اور ان کی تربیت کیلئے انتہائی تڑپ کی کیفیت کا حامل تھا۔ سب سے پہلے ننھی بچیوں کی طرف سے حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا۔ اس کے بعد حضور نے انگریزی اور اردو زبان میں بچیوں کو خطاب فرمایا۔ حضور کے ارشادات کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

فرمایا:۔ میں آج کوئی تقریر نہیں کرونگا بلکہ میں اپنی ننھی ناصرات سے گفتگو کروں گا۔ اس کے بعد حضور نے بچیوں سے ان کی عمریں دریافت فرماتے ہوئے پوچھا کہ ناصرات کی عمر کہاں سے شروع ہوتی ہے۔ فرمایا مجھے کئی بچیاں ایسی نظر آرہی ہیں جن کی عمر ناصرات کی ابتدائی عمر سے کم ہے کیا آپ پانچ سال کی بچی کو ناصرات میں شامل کر لیتے ہیں؟ اور ایک بچی سے پوچھا گیا کہ کیا وہ اردو، انگریزی، فرانسیسی اور جرمنی زبانوں میں سے کوئی زبان بول سکتی ہے عزیزہ بشریٰ بنت امام بشیر احمد صاحب رفیق کو حضور نے آگے آنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ اور اس سے پوچھا کہ کیا کوئی نظم سنا سکتی ہو۔ بچی نے مندرجہ ذیل نظم سنائی۔

قرآن سب سے اچھا، قرآن سب سے پیارا
قرآن دل کی قوت، قرآن ہے سہارا
اللہ میاں کا خط ہے، جو میرے نام آیا
اُستانی جی پڑھاؤ جلدی مجھے سپارہ

حضور نے عزیزہ بشریٰ سے فرمایا کہ وہ پشتو کی نظم بھی سنائے۔

ایک اور بچی نے بھی نظم سنائی جس کی ابتداء اس طرح پر ہے:۔

الٰہی مجھے سیدھا رستہ دکھا دے
مری زندگی پاک و طیب بنا دے

چند بچیوں نے صلِّ علیٰ نبینا صلِّ علیٰ محمدؐ مل کر پڑھا۔

اس کے بعد حضور نے انگریزی زبان میں بچیوں سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کا مفہوم اور تعریف بتاؤ۔

اللہ تعالیٰ کی عظیم ہستی اور اسکی صفات

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی تعریف سہل نہیں۔ آؤ ہم دیکھیں کہ اسلام اور قرآن عظیم کے مطابق اللہ تعالیٰ سے کیا مراد ہے۔ فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ وہ عظیم ہستی ہے۔ جو تمام صفات حسنہ سے متصف ہے۔ اور جس کے اندر کوئی عیب اور خامی نہیں پائی جاتی اللہ اسم ذات ہے اللہ وہ ہستی ہے، جس میں وہ تمام خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ جس کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے۔ مثلاً سورہ فاتحہ کو ہی لے لیں۔ اس میں چار صفات کا ذکر ہوا ہے۔ رب العٰلمین الرحمٰن، الرحیم، مالک یوم الدین۔ یہ چار صفات بنیادی صفات ہیں۔ ویسے اللہ تعالیٰ کی اس قدر صفات ہیں کہ ہم ان کی شمار کی طاقت نہیں رکھتے۔ یہاں قریباً سو سے زائد ایسی صفات ہیں جن کا تعلق کرہ ارض پر آباد بنی نوع انسان سے ہے۔ ان صفات کا قرآن کریم نے ذکر فرمایا ہے۔

اب آئیے! دیکھیں کہ رب العٰلمین سے کیا مراد ہے؟ فرمایا۔ رب العالمین دو لفظ ہیں۔ ان کے اندر اتنے معانی ہیں کہ آدمی کا دماغ حیران رہ جاتا ہے۔

پھر حضور نے بچیوں سے دریافت کیا، کہ کیا آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کا بیان فرمودہ تفسیر قرآن پڑھی ہے؟ یا اس کے متعلق کچھ علم ہے۔ ایک بچی نے بتایا کہ ہمارے گھر میں پڑھی جاتی ہے۔

فرمایا۔ کہ ایک عیسائی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ سوال کیا۔ کہ آپ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ آپ کا تورات پر ایمان ہے۔ اگر یہ الہامی کتاب ہے تو پھر تورات کے بعد قرآن کریم کی کیا ضرورت پیش آئی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ تم کہتے ہو قرآن مجید کی تورات کے بعد کیا ضرورت ہے۔ میں یہ کہتا ہوں تم اپنی تورات سے جو تقریباً ستر صحیفوں پر مشتمل ہے۔ صرف سورہ فاتحہ جتنے معانی نکال کر دکھا دو تو میں سمجھوں گا کہ تمہارے پاس کچھ ہے۔

سورۃ فاتحہ کے مضامین

فرمایا۔ سورۃ فاتحہ ایک چھوٹی سی سورت ہے۔ لیکن جو کچھ اس میں بیان ہوا ہے وہ ساری تورات میں بیان نہیں ہوا۔ اس کے اندر سیاسیات معاشرہ، اقتصادیات، رُوحانیات اور دیگر ہر قسم کے مضامین بیان ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات پر مشتمل ۲۵۰ صفحات کی کتاب ہم نے چھاپی ہے۔ جس میں صرف سورۃ فاتحہ کی تفسیر بیان ہوئی ہے۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے ہیں۔ بتاؤ اس ایمان کا کیا مطلب ہے؟

بچیوں نے جواب دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کا پیغام لے کر آئے ہیں۔

رسول کریمؐ کی وجہ سے ہی کائنات پیدا ہوئی

فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ کا پیغام تو موسیٰ علیہ السلام بھی لے کر آئے تھے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وجہ سے ہی کائنات پیدا ہوئی فرمایا لولاک لما خلقت الافلاک کا مطلب بتاؤ؟ پھر خود ہی جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ انسانی پیدائش اور ارتقاء کا عمل بہت قدیم اور دیرینہ ہے۔ پہلے جمادات پھر نباتات پھر حیوانات پیدا کئے گئے۔ پھر نہ جانے کتنے اربوں ارب سال میں نہ معلوم کتنے انسان پیدا ہوئے۔ پھر دائرہ تنگ ہوا انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ شروع ہوا جن کی تعداد بعض کے نزدیک ایک لاکھ ہے۔ پھر ان میں سے اور دائرہ تنگ ہوا۔ اور شریعت لانے والے انبیاء آئے۔ پھر شارع انبیاء میں سے ایک وجود اُبھرا۔ اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک تھا۔ یہ ہے اصل مطلب لولاک لما خلقت الافلاک کا۔

ہمارا ایمان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ اللعالمین ہیں پہلوں کے لئے بھی اور بعد میں آنے والوں کے لئے بھی۔ یہ اختلاف ہے احمدیوں اور آج کے دیگر مسلمانوں کے درمیان فرمایا میں نے آج کا لفظ جان کر استعمال کیا ہے۔ لیکن امت کے جو بزرگ تھے وہ یہی ایمان رکھتے ہیں۔ فرمایا قرآن کریم کی ایک صفت یہ ہے۔ کہ اس عظیم کتاب کا ایک حصہ حضرت آدم پر اترا۔ ایک حصہ حضرت نوحؑ پر اترا اور ایک حصہ حضرت موسیٰؑ پر لیکن ساری کتاب صرف اور صرف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی

فرمایا قرآن کریم کی شریعت انسان کے لئے صحیح اور حقیقی اور عقلی شریعت تھی۔ انسان آدم علیہ السلام کے زمانے میں اسے سمجھنے کے قابل نہ تھا پہلے کچھ حصہ دیدیا پھر کچھ اور دے دیا یہانتک کہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں داخل ہوئے۔ اور آپ کو پورے کا پورا قرآن دے دیا گیا

فرمایا:۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بنیادی صفت رحمۃ للعالمین ہے کہ وہ پہلوں کے لئے بھی بھلائی اور بزرگی اور نیکی کا سامان لے کر آئے اور بعد میں آنے والوں کے لئے بھی، یہی وجہ ہے کہ پہلی کتب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حسن و خوبی کے گن گائے ہیں یوں معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے کچھ نظارے دکھائے گئے تھے۔ یہانتک کہا گیا ہے کہ ان کا آنا ایسا ہوگا کہ جیسے خدا آسمان سے نازل ہو گیا۔ اور خود تورات میں ہے

کہ حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ وہ تجلی جو انسان کامل کے لئے مقدر ہے۔ وہ مجھے بھی دکھا۔ خدا نے کہا کہ تو دیکھ نہیں سکتا۔ چنانچہ جب اس تجلی کی ایک جھلک طور پر دکھائی گئی۔ تو پتھر بھی ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے۔ اور حضرت موسیٰ بیہوش ہو کر گر گئے۔ حالانکہ یہ حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تجلی کا ایک مختصر سا حصہ تھا۔

پس بنیادی بات یہ ہے کہ آپ رحمۃ اللعالمین ہیں۔ دوسرے مسلمان سمجھتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللعالمین ہیں۔ مگر رحمۃ اللعالمین کا مطلب ہے کہ اس زمانے کے لئے بھی رحمت ہوں لیکن دآج کے مسلمانوں نے آرام سے کہدیا کہ الہام کا دروازہ بند ہے۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تھا کہ اس وقت کے نیچے بھی اللہ تعالےٰ سے بشارتیں حاصل کریں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے لے کر آج تک اللہ تعالیٰ نے ہزاروں ایسے بچے پیدا کئے جنہیں سچی خوابیں آئیں۔ سو اس رحمت کا وعدہ یہ تھا کہ وہ رحمت پورے جوش کے ساتھ ان لوگوں پر برسے گی۔ لیکن ان لوگوں نے اس رحمت کو قبول کرنے سے انکار کر دیا

ترقی اسلام ہی سے وابستہ ہے

فرمایا:۔ امریکن برٹش کامن ویلتھ روس وغیرہ نے ترقی کی اور جب ہم ان اصولوں پر نگاہ ڈالتے ہیں جو اس ترقی کا باعث بنے تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ یہ وہی اصول تھے۔ جو اسلام نے سکھائے ہیں۔ جب ان لوگوں نے اسلام کے اصولوں کو اپنایا تو ترقی کر گئے جب اسلام کے خلاف عمل کیا تو بدصورتی ان کی زندگی میں نظر آنے لگی۔

فرمایا قرآن کریم بڑی عجیب کتاب ہے جو ہمیں ملی ہے اس احسان کو کبھی نہیں بھولنا چاہیئے۔

فرمایا جماعت احمدیہ کی مستورات اور ناصرات میں اور دیگر عورتوں میں بڑا فرق ہے۔ ترقی کی جو راہیں قرآن نے ہمیں سکھائی ہیں۔ ان کو اختیار کرنا چاہیئے اور خدا تعالےٰ آپ میں سے ہر ایک سے جتنا پیار کرنا چاہتا ہے۔ ہمیں اس پیار کو حاصل کرنا چاہیئے۔

حضور کی صحت

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا کی عام صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ لیکن چند دن سے یہاں خاص گرمی پڑ رہی ہے جس کی وجہ سے حضور کی صحت پر ناموافق اثر پڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائیں کہ وہ اپنے فضل سے ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو اپنے خاص فضل سے صحت وسلامتی کے ساتھ ہمارے سروں پر قائم رکھے آمین

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تمام جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرماتے ہیں۔

لندن ١٤ اگست

آکسفورڈ کو روانگی

آج صبح ساڑھے نو بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا آکسفورڈ کے لئے روانہ ہوئے۔ حضور کا قافلہ سولہ افراد پر مشتمل تھا۔ قافلے میں محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب مع بیگم صاحبہ سلمہا بھی شامل تھے۔ صاحبزادہ صاحب موصوف آجکل آکسفورڈ یونیورسٹی میں فلسفۂ علم معاصر کے سلسلے میں مصروف تحقیق ہیں۔ اور بی لٹ کے ساتھ ساتھ جو خود ایک تحقیقی ڈگری ہے۔ پی ایچ ڈی کے لئے پروفیسر ایئر پر مقالہ سپرد قلم فرما رہے ہیں پروفیسر صاحب موصوف پچھلی ربع صدی سے فلسفہ میں بین الاقوامی شہرت رکھتے ہیں اور آجکل بھی آکسفورڈ میں تدریس کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ یہ امر اکثر احباب کو معلوم ہوگا کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ خود بھی آکسفورڈ یونیورسٹی کے آنرز اور ایم اے ہیں اور فلسفہ اقتصادیات اور سیاسیات کے مضامین میں حضور Balliol کالج میں زیر تعلیم رہے ہیں۔

راستے میں پونے گیارہ بجے صبح ایک پرانے چائے خانے پر حضور نے چائے نوش فرمائی یہ چائے خانہ جس کا نام (Fox-on-Bix) فاکس اون بکس ہے ١٧٦٥ء میں قائم ہوا تھا۔ چائے خانے میں اس زمانے کا بستر گرم کرنے والا پیتل کا ستار نما ایک برتن اب تک محفوظ ہے۔ اس کے علاوہ کئی پرانی یادگاریں محفوظ ہیں۔

آکسفورڈ میں ورود مسعود

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آکسفورڈ پہنچنے پر پہلے صاحبزادہ میاں انس احمد صاحب سلمہٗ کے Linacre کالج میں تشریف لے گئے۔ اگرچہ کالج تعطیلات کی وجہ سے بند ہیں لیکن طلباء آتے جاتے ہیں اور لائبریری وغیرہ کھلی رہتی ہے۔ یہاں سے حضور بیلیل (Balliol) کالج میں تشریف لے گئے۔ اس کالج کی عظیم الشان عمارت ١٢٦٣ء میں بنی تھی۔ یہ ایک اقامتی (Resident) کالج ہے یعنی یہاں پڑھنے والے لڑکوں کی رہائش کا انتظام کالج کے اندر یا کالج کے زیر نگرانی بعض امارات میں ہے (Balliol) کالج مشہور عالم لائبریری بوڈلی ان لائبریری اور Trinity college کے پاس واقع ہے اور اس کے دروازے آکسفورڈ کی ہائی اسٹریٹ میں جسے صرف The high کہتے ہیں کھلتے ہیں۔ شہر کا ماحول رخصتوں کی وجہ سے یونیورسٹی ٹاؤن کا سا تو نہیں۔ پھر بھی تعلیمی اداروں کی فضا شہروں کی ہما ہمی اور خرخشوں سے ایک حد تک پاک ہے آکسفورڈ کا شہر لندن سے ٨٦ میل دور ہے اور دریائے ٹیمز اور چرول Cherwell کے سنگم پر واقع ہے اور اپنی قدامت اور روایات اور ماحول کی وجہ سے دنیا کی بہترین یونیورسٹی سمجھی جاتی ہے۔ اگرچہ کیمرج یونیورسٹی والے اپنے آپ کو آکسفورڈ سے بہتر سمجھتے ہیں دونوں یونیورسٹیوں کی باہم صحت مندانہ رقابت کی وجہ سے متعدد لطائف مشہور ہیں۔ برطانیہ کی تقریباً ہر کابینہ کے متعدد اراکین بلکہ وزرائے اعظم آکسفورڈ ہی نہیں بلکہ Balliol کالج کے فارغ التحصیل طلباء ہوا کرتے ہیں۔

دوپہر کا کھانا ہائی سٹریٹ میں Balliol کالج کے سامنے واقع The shish ریسٹورنٹ میں کھایا اس دعوت کے میزبان محترم صاحبزادہ میاں انس احمد صاحب سلمہٗ تھے۔ جب کھانے کا آرڈر دیا گیا تو ہم خدام کو "ہیڈ ویٹر" نے خود ہی تسلی دلائی۔ کہ اسے بخوبی علم ہے کہ آج کے مہمان اور میزبان مسلمان ہیں اس لئے خاطر جمع رکھیں کھانے میں کوئی ایسی چیز نہ ہوگی جس کی اسلام اجازت نہیں دیتا

بلنیہم محل میں

واپسی پر حضور نے بلنیہم محل Balenheim کاسل یعنی بلنیہم محل دیکھا یہ جان چرچل ڈیوک اول آف مابرو کا محل ہے جو سر ونسٹن چرچل کے جدِ اعلےٰ تھے۔ یہ محل ان کو ملکہ انگلستان کی طرف سے اس عظیم فتح پر انعام کے طور پر دیا گیا جو معرکۂ بلنیہم میں اس نے حاصل کیا۔ یہ جنگ یورپ میں گھوڑسواروں کی صحیح معنوں میں آخری جنگ تصور کی جاتی ہے۔ جو ١٧٠٤ء میں فرانس کے خلاف دریائے ڈینوب میں لڑی گئی۔ اور جس سے تخت سپین کی وراثت کا فیصلہ ہو گیا۔ محل میں وہ خط بھی اب تک محفوظ ہیں۔ جو ڈیوک آف مابرو نے سیرا ڈچس آف مابرو کو مار کر بلنیہم کی فتح کے بعد گھوڑے پر بیٹھے بیٹھے اپنے ہاتھ سے لکھا اور جس میں بتایا گیا ہے کہ فتح ہو گئی ہے ملکہ این کو یہ خوشخبری پہنچا دو محل کی یہ روایت بھی قابل ذکر ہے کہ تیس اگست کو ہر سال محل کا جھنڈا برطانیہ کی ملکہ وقت کی خدمت میں اسے فتح کی یادگار کے طور پر اور اطاعت کے نشان کے طور پر ونڈسر Windsor کاسل میں پیش کیا جاتا ہے۔ اس سے یہ اظہار بھی مقصود ہے کہ محل کی اصل مالک ملکہ انگلستان ہیں یہ محل جو ابتداء ٢٤٠٠٠٠ (دو لاکھ چالیس ہزار) پاونڈ کی لاگت سے تیار ہوا۔ مختلف ادوار میں تیار ہوا۔ اس کی لائبریری میں ١٠٩٠٠ کتب ہیں محل بیش قیمت فرنیچر اور تصاویر سے مزین ہے اس کی ایک Tapestry میں جنگ بلنیہم کا ایک منظر دکھایا گیا ہے۔ یہ Tapestry سولہ سال میں تیار ہوئی اور اس کی تیاری پر ٢٠ کاریگروں اور آرٹسٹوں نے ہمہ وقت کام کیا تھا۔ محل کے قالین بظاہر ایران کے بنے ہوئے معلوم ہوتے جب کہ ان کے ایرانی ناموں سے ظاہر ہے۔ لیکن اتنی دیکھ بھال اور نگرانی کے باوصف یہ محل اور اس کی شکل وصورت الحمرا کے مقابلے میں ہیچ ہے۔ اس محل کی ایک خصوصیت البتہ دلچسپی سے خالی نہیں سر ونسٹن چرچل یہیں پیدا ہوئے اور یہیں ان کی شادی ہوئی اور بقول ان کے انہوں نے زندگی میں یہی دو بڑے کام کئے۔ حضور نے محل کا چرچ بھی دیکھا جو پچھلے پندرہ سال سے بالکل بے آباد ہے۔ چرچ کے فرش کے نیچے تہ خانے میں مابرو خاندان کے وفات یافتگان کے تابوت رکھے ہوئے ہیں۔

لندن میں واپسی

ساڑھے چھ بجے شام محل سے روانہ ہو کر راستے میں مرحوم ومغفور محمد کرامت اللہ صاحب کے داماد اور مکرم ڈاکٹر حسن احمد صاحب کے لڑکے مکرم شکیل احمد صاحب کے ہاں حضور نے تھوڑی دیر تک توقف فرمایا۔ شکیل صاحب کے ہاں سے روانہ ہو کر حضور شام کو ساڑھے دس بجے مسجد میں پہنچ گئے۔

حضور کی صحت پر گرمی کی وجہ سے ناخوشگوار اثر پڑا ہے حضور تمام احباب جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنے کے لئے ارشاد فرماتے اور دعا کی تاکید فرماتے ہیں۔

لندن ١٥ اگست

آج یہاں کے موسم کے مطابق خاصی گرمی اور حبس رہا۔ اور ہوا میں نمی کے باعث

اس کا احساس بھی معمول سے بڑھ گیا۔

دریائے وائی کی وادی میں

آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دریا وائی Wye کی وادی میں جو ویلز میں ہے کے دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے راستہ فطرت کے خوبصورت مناظر سے بھرپور ہے راستے میں چند منٹ کے لئے حضور Henley-on-Thames میں دریا کے کنارے رکے اور درمیانی قسم کی مشینوں کی ساخت اور ڈزائن جو ہمارے دریاؤں میں اور سیلابوں میں کام دے سکے پسند فرما کر ان کی قیمت کا اندازہ دریافت فرمایا۔ تقریباً سوا گھنٹہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ Bourton-on the water کے خوبصورت قصبے میں ٹھہرے۔ قصبے کے بیچوں بیچ ایک خوبصورت نالہ بہتا ہے جہاں سیاح دور دور سے آئے ہوئے تھے اس کے بعد براستہ Ate ishy وادی میں جو Monmouthshire (مان متھ شائر) واقع ہے Symond yat (سی منڈ زیاٹ) (جو ایک بلند چوٹی ہے) پہنچ گئے یہاں سے نیچے وادی اور دریا اور اس کے پس منظر میں نہایت خوبصورت جنگل پہاڑیاں اور سبزہ حد نظر تک دکھائی دیتا ہے۔ چوٹی پر چائے کی دکان بھی ہے یہاں پر حضور نے ظہر و عصر کی نمازیں پڑھائیں۔ زائرین کے لئے یہ ایک نئی بات تھی جو انہوں نے نہایت دلچسپی اور خاص توجہ سے دیکھی۔ واپسی بھی دریا کے ساتھ ساتھ ہوئی۔ نہایت پُرفضا اور خوبصورت علاقہ ہے۔ ڈکسٹن Dixton (ڈاورڈ خورد) Little Doward ہٹ چرچ) Whit Church ہارس شو بینڈ Horse Shoe Bend اور دیگر مقامات سے ہوتے ہوئے تقریباً بیس میل تک دریائے وائی کے کنارے کے ساتھ ساتھ ساڑھے گیارہ بجے شب واپس مشن ہاؤس میں پہنچ گئے۔

اس سارے سفر میں محترم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب قابل دید مقامات کی تفصیل بتاتے گئے۔ محترم چوہدری صاحب موصوف کو یہ علاقہ اپنی فطری خوبصورتی کی وجہ سے پسند ہے۔ ان کو سارے علاقے کی ذرا ذرا تفصیل یاد ہے ویسے بھی اللہ تعالیٰ نے ان کو بلا کا حافظہ دیا ہے۔ ۱۹۷۰ء کے سفر میں انہوں نے Torquay کا علاقہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو دکھایا تھا اور اپنے بچپن اور طالب علمی کے زمانے کی سیر گاہوں میں پرانی یادیں تازہ کرنے اور پرانے واقفوں اور تعلق رکھنے والوں سے ملنے کے لئے حضور کی خدمت میں کئی دن حاضر رہے تھے۔ اس وقت بھی ان کو چالیس سال قبل کے واقعات اور راستے اور موڑ از بر یاد تھے

ایک ایمان افروز واقعہ کی یاد

اس ضمن میں عاجز راقم ایک واقعہ عرض کرتا ہے جو ٹارکی کے سفر کے دوران پیش آیا اور جس کا خاکسار چشم دید گواہ ہے۔ ٹارکی کے علاقے میں مسٹر پئیرس Mr. Pierce اور مسز پئیرس اور ان کے بچوں کا ایک نہایت شریف اور وضعدار خاندان رہتا ہے۔ جن کے ہاں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ جب حضور آکسفورڈ میں زیر تعلیم تھے۔ اکثر جایا کرتے تھے۔ حضور کے دیگر بھائی محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب۔ محترم صاحبزادہ مرزا منظر احمد صاحب بھی حضور کے ساتھ تعطیلات گذارنے جاتے تھے۔ اور پئیرس فیملی کے ہاں قیام فرماتے تھے۔ مسٹر پئیرس نہایت خاموش انسان تھے ۱۹۷۰ء میں زندہ تھے اور گفتگو میں صرف ہوں ہاں تک ہی اکتفا کرتے تھے۔ یا یوں کہیئے کہ چونکہ اہلیہ مسز پئیرس بہت باتونی اور مسلسل بولنے والی خاتون ہیں اس لئے مسٹر پئیرس کو بولنے کا موقعہ ہی نہیں دیتی تھیں معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر پئیرس نے چاروناچار یہ فیصلہ کر لیا ہوا تھا کہ اپنی اہلیہ سے گفتگو اور مسلسل بولنے میں مقابلہ ان کے بس کا روگ نہ تھا اس لئے انہوں نے چپ رہنے کو ایک گونہ اپنی عادت ثانیہ بنا لیا ہوا تھا البتہ یہ بات ضرور ہے کہ مسز پئیرس اگرچہ بہت بولنے کی عادی ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ایک سادہ طبیعت، بے ضرر اور انتہائی شریف اور سادہ طبیعت کی ماں کی طرح پیار کرنے والی مشفق اور بزرگ خاتون ہیں۔ حضور اور حضور کے بھائیوں کو انہوں نے بیٹوں کی طرح رکھا۔ اب تک حضور کے پرانے فوٹو نہایت پیار اور احترام سے سنبھالے رکھے ہوئے ہیں۔ حضور کو ناصر کہہ کر پکارتی ہیں اور حضور کی بے داغ جوانی اور حسن سیرت اور خدمت اسلام کے لئے حضور کے عزم کا ادب سے ذکر کرتی ہیں یہ تفصیل اس پس منظر کو واضح کرنے کے لئے لکھی ہے جس میں مندرجہ ذیل واقعہ پیش آیا اور جس کو صحیح طور پر سمجھنے کے لئے یہ ساری تفصیل لکھنی پڑی۔

جس وقت حضور کا قافلہ مسز پئیرس کے مکان پر پہنچا تو مسز پئیرس نے حضور اور حضرت بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کو سارا مکان پھر کر دکھایا ایک کمرے میں کھڑے ہو کر کہنے لگیں:-

"Nasir, do you remember you used to stand here and ricite the Holy Quran aloud you would say.,

"I have resolved to serve Islam and dedicate my life to this end......"

And I used to say "O, What a waste of time!"

(ترجمہ) ناصر! کیا آپ کو یاد ہے کہ آپ اس مقام پر کھڑے ہو کر بآواز بلند قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ میں نے عزم کر لیا ہے کہ اسلام کی خدمت کروں گا۔ اور اس مقصد کے لئے اپنی زندگی وقف کر دوں گا۔ اور اس کے جواب میں میں کہا کرتی تھی۔ کہ واہ کیا تم اوقات کو اس طرح ضائع کر دو گے اسکے بعد مسز پئیرس حسب عادت بلند آواز سے ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گئیں۔ اور حضور کے اس عظیم اور مقدس عہد کو جو حضور نے اپنی جوانی میں انگلستان میں کھڑے ہو کر کیا تھا۔ یاد کر کے اس کی یادیں کھو گئیں۔ اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ مسز پئیرس اپنے اس فقرے پر جو انہوں نے اپنے ماحول اور اپنی طبعی سادگی کے باعث حضور کے خدمت دین کے جذبے کو دیکھ کر ایک طرح مذاق کے رنگ میں کہا تھا۔ اس پر نادم ہیں اور اس بات کا اقرار کر رہی ہیں کہ میں کتنی ناسمجھ تھی جو اس نور کو دیکھ نہ سکی جو میرے گھر میں مہمان رہا۔

آج کا کل سفر چار سو میل کے لگ بھگ تھا گرمی بھی بہت تھی حضور نے فرمایا کہ دھوپ اور سفر کی وجہ سے چکر آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت و سلامتی کے ساتھ ہمارے سروں پر قائم رکھے احباب اپنے پیارے آقا اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا کی صحت کاملہ اور درازی عمر اور بخیریت واپسی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ حضور تمام جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہتے ہیں۔

لندن ۱۶ راگست

آج سارا دن خاصی گرمی رہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صبح ۱۰ بجے سے ۱½ بجے تک ڈاک ملاحظہ فرمائی پھر ظہر و عصر کی نمازوں کے بعد کچھ عرصہ کے لئے آرام فرمایا شام کو پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ پونے چھ بجے سے سوا سات بجے تک دفتر میں تشریف فرما رہے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ ساڑھے سات بجے شب مسٹر بی کار عثمان سمیگا Mr. Becar Ousman Semega Jamen ہائی کمشنر دی گیمبیا اور ان کی بیگم صاحبہ کا استقبال فرمایا۔ یہ وہی مسٹر بیکر ہیں جو حضور کی تشریف آوری پر حضور کے استقبال کے لئے ائیرپورٹ پر بھی تشریف لائے تھے۔ آج حضور نے ان کو کھانے پر مدعو فرمایا تھا۔ کھانے کے دوران قرآن کریم کے دو لاکھ نسخوں کی طباعت و اشاعت کے متعلق بعض اسکیمیں زیر بحث آئیں باتوں باتوں میں یہ دلچسپ بات بھی معلوم ہوئی کہ ہائی کمشنر صاحب کے نام کا پہلا لفظ Becar دراصل ابوبکر ہے۔ اس موقعہ پر گیمبیا کے طالبعلموں کے لئے حضور نے دو وظیفے دینے کا وعدہ فرمایا ایک وظیفہ تو گیمبیا کے اس طالب علم کے لئے ہو گا۔ جو لندن میں رہ کر اعلیٰ طبی تعلیم حاصل کرے دوسرا وظیفہ دراصل وظیفہ نہیں ہو گا۔ بلکہ ایک طالبعلم کو پاکستان میں مہمان کے طور پر رکھا جائے گا۔ ہر دو طالب علموں کا انتخاب حکومت گیمبیا خود کرے گی اس پیشکش پر ہائی کمشنر صاحب نے گہری ممنونیت کے جذبات کا اظہار کیا۔ کھانے کے بعد مغرب و عشا کی نمازیں حضور نے جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کے بعد ہائی کمشنر صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ کو حضور نے رخصت فرمایا۔

۱۰ بجکر چالیس منٹ شب حضور نے عزیزم طاہر سفیر کی تیار کردہ اس رپورٹ کو ملاحظہ فرمایا۔ جو انہوں نے حضور کے ارشاد پر اشاعت قرآن کے سلسلے میں آف سیٹ پریس کے بارے میں تیار کی تھی۔ رپورٹ بہت محنت سے تیار کی گئی تھی۔ اس پر حضور نے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ اس موقعہ پر حضور نے اپنے کیمرے سے کھینچے ہوئے اور عزیز طاہر سفیر کے کھینچے ہوئے، فوٹو بھی اپنے خدام کو دکھائے۔

حضور تمام احباب کو السلام علیکم کی دعا دیتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ بخیریت واپسی کے لئے اللہ تعالیٰ سے حضور دعائیں کرتے رہیں۔

لنڈن ۲۰ اگست

آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع سیدہ حضرت بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ صبح آٹھ بجکر ۴۴ منٹ پر مشن ہاؤس لنڈن سے یورپین مشنوں کے مختصر دورے پر دعا کے بعد روانہ ہوئے۔ جن خدام نے حضور کو الوداع کہا ان میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی شامل تھے۔ یہ قافلہ تیرہ ۱۳ افراد پر مشتمل ہے۔ تین کاریں ہیں۔ محترم امام بشیر احمد صاحب رفیق کو حضور کی کار چلانے کا شرف حاصل ہوا۔ دوسری دو کاریں عزیز سید ولی احمد شاہ صاحب اور عزیز مکرم چوہدری خالد احمد کی اپنی ہیں جنہیں وہ خود چلاتے ہیں اس کے علاوہ محترم صاحبزادہ میاں حمید احمد صاحب اور عزیز محترم صاحبزادہ میاں انس صاحب مع بیگم صاحبہ سلمہا اور سیدہ بی بی امۃ الشکور بیگم صاحبہ قافلے میں شامل ہیں HARWICH "ہارچ" کی بندرگاہ تک پہنچتے پہنچتے ساڑھے گیارہ سے بھی اوپر ٹائم ہو گیا۔ یہاں سے بارہ بجے جہاز کو روانہ ہونا تھا۔ تقریباً سوا ڈیڑھ گھنٹہ تو لنڈن سے نکلتے وقت ہی خرچ ہو گیا اس اثناء میں جہاز کی روانگی کا وقت قریب آگیا تھا۔ قافلے کے بعض دوست پریشان تھے کہ اب کیا ہوگا۔ لیکن حضور مطمئن تھے فرمایا "ہو گا کیا۔ یہی نا کہ کسی اور جہاز یا کشتی پہ جانا ہوگا۔ یہیں سڑک کے کنارے کھانا کھا لیں گے۔ اور کسی زمیندار کے مکان پر رات بسر کر لیں گے۔ اگر سفر ملتوی ہو جائے گا۔ تو گھبرانے کی کونسی بات ہے۔ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ الحمد للہ کہ آخری کاریں عین وقت پر پہنچ گئیں۔

جہاز جس کا نام سینٹ جارج ہے "سی لنک" Sea Link کمپنی کی ملکیت ہے برٹش ریلوے کی طرف سے اس لائن کے جہاز چلتے ہیں اس جہاز کے مسافروں کے لئے دن کے وقت بارہ صد اور رات کے وقت ایکہزار مسافروں کے لئے گنجائش تین صد کاریں بھی جہاز میں آسکتی ہیں۔ جہاز کا وزن سات ہزار تین سو چھبیس ٹن ہے رود بار انگلستان کو عبور کرنے کے لئے بہت سی بندرگاہوں سے جہاز چلتے ہیں ہارچ سے ہالینڈ کی بندرگاہ تک چھ گھنٹے کا سفر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوا کہ سمندر بالکل پرسکون تھا۔ اور یوں معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی بہت بڑی جھیل ہے۔ اس لئے جہاز میں کسی قسم کے ہچکولے نہیں لگے۔ اور نہ ہی کسی قسم کی طبیعت خراب ہوئی۔

حضور عرشہ جہاز پر بھی تشریف لائے جہاں بعض مسافروں نے حضور سے ملاقات کی خواہش کی۔ چنانچہ وہ حضور سے ملے پاکستان کے ایک غیر از جماعت مسلمان نوجوان سے بھی ملاقات ہوئی۔ جو اپنے ایک اور پاکستانی دوست کے ساتھ انگلستان سے واپس آرہے تھے لیکن افسوس کہ ان کے ساتھی شراب کے نشے میں چور چور ہو رہے تھے۔ حضور نے اس پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ حضور نے اول الذکر کو تنبیہ بھی فرمائی کہ اپنے ساتھی کا خیال کیوں نہیں رکھا۔

ہالینڈ میں ورود مسعود

جہاز چھ بجے شام Hook-of-Holland میں پہنچ گیا سات بجے بندرگاہ سے باہر نکلے۔

محترم امام عبدالحکیم صاحب اکمل اور مکرم عبدالعزیز رحمن بخش صاحب اور عبدالعزیز فرہاعن صاحب (Ver Hagen) استقبال کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے شام کا کھانا حضور نے فلاڈن جن valodingen کے سمندر کے کنارے بلکہ سمندر کے اندر واقع ڈیلٹا Delta ہوٹل میں تناول فرمایا

جماعت احمدیہ ہالینڈ کی طرف سے پرتپاک خیر مقدم

حضور کے قیام کا بندوبست یہاں کے ایک اچھے ہوٹل میں تھا۔ لیکن ہوٹل میں قیام کو حضور پسند نہیں فرماتے چنانچہ قیام مشن ہاؤس میں فرمایا۔ جس وقت مشن ہاؤس میں پہنچے۔ تو جماعت ہالینڈ نے نہایت درجہ محبت اور شیفتگی سے اپنے آقا کا استقبال کیا۔ استقبال کرنے والوں میں عزیز ہورلیشور فس بھی شامل تھا۔ جو حضور کے ۱۹۶۷ء کے دورے پر ایک چھوٹا سا بچہ تھا۔ اور اب ماشاء اللہ خاصا قد آور نوجوان ہے۔ اسے حضور کی وہ شفقت اور عنایت یاد تھی جس کا وہ اس چند دن کی قربت کے دوران مورد ہوا تھا۔ مکرم رفیق ویبر ایک مخلص ڈچ احمدی مسلمان ہیں ہورلیشو ان ہی کا بچہ ہے۔ آج رفیق صاحب اپنے تمام بچوں اور اہلیہ سمیت آئے ہوئے ہیں۔ ان کے اخلاص کا یہ عالم ہے کہ ربوہ کا چھپا ہوا ورنگ کارڈ جو انہیں ۱۹۶۷ء کے دورے کے موقعہ پر ملا تھا۔ آج تک احتیاط کے ساتھ انہوں نے سنبھال کر رکھا ہوا ہے۔ یہی حال ہمارے بھائی عبدالعزیز فرہاعن کا ہے جو ایک بار ربوہ تشریف لائے ہیں۔ علاوہ دیگر احباب کے مسٹر BAS مع خاندان سٹر عمر ہائے برخت Omar Hay bracht جو پرانے احمدی ہیں مسٹر ہال برٹ سما Mr. Hal bertsma جو ایک ڈچ احمدی معتقد ہیں اور جرنلسٹ ہیں مکرم حمید ویلڈن ڈچ بھی حاضر تھے

حضور تمام جماعت کو السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ احباب سفر و حضر میں خیریت سے واپسی اور تمام دنیائے اسلام کے لئے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہر بلا سے محفوظ رکھے آمین۔

سری گورونانک دربار ملنڈ (بمبئی) میں احمدی مبلغ کی تقریر

(از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی)

بمبئی شہر سے تقریباً ۲۰ کلو میٹر کے فاصلہ پر ایک بستی "Mulland Colony" "ملنڈ کالونی" ہے۔ یہاں پر ایک سکھ مشن اور ان کا گوردوارہ بنام شری گورونانک دربار بھی ہے۔ کچھ دن قبل اس سکھ مشن کے سیکرٹری جے۔ پی۔ سنگت سنگھ صاحب نے مجھ سے خط و کتابت کی اور جماعت کا لٹریچر طلب کیا۔ جو نظارت دعوۃ و تبلیغ کے ذریعہ ان کو بھجوا دیا گیا۔

اس ماہ گورونانک دیوجی کے جنم دن پر ہر سکھ علاقہ اور گوردوارے میں پروگرام منائے جاتے اور جلسے کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں مورخہ ۱۸ نومبر کو ملنڈ کالونی میں بھی ایک وسیع پیمانے پر یہ تقریب رکھی گئی جسمیں تقریری پروگراموں کے علاوہ ہزاروں افراد کو گورد کے لنگر سے کھانا کھلانے کا بھی اہتمام تھا۔

سکھ مشن کی طرف سے اس تقریب پر شری گورونانک دربار کے تقریری پروگراموں میں شمولیت کی مجھے دعوت دی گئی۔ اور اشتہارات میں نام بھی شائع کر دیا گیا۔ چنانچہ خاکسار اور عزیزم عبدالشکور صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ وہاں گئے۔ کارکنان جلسہ بڑے محبت سے پیش آئے۔ حسب پروگرام خاکسار نے پون گھنٹہ کے قریب بابا نانک رح کی سیرت و سوانح اور محبت اور اتحاد بھری تعلیمات پر تقریر کی۔ جسکو ہزاروں افراد نے سنا بعد ازاں سیکرٹری صاحب نے اس تقریر پر خوشنودی کا اظہار کیا اور شکریہ ادا کیا۔

موقعہ کے مناسب حال ہم لٹریچر بھی ساتھ لے گئے تھے۔ جو وہاں تقسیم کیا گیا دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تقریب کے نیک اثرات ظاہر فرمائے۔ آمین ثم آمین

قادیان میں پہنچنے والی ریلوں اور بسوں کے اوقات

امرتسر سے قادیان کے لئے چلنے والی گاڑیوں کے اوقات:۔

نمبر شمار	روانگی از امرتسر	وقت رسیدگی قادیان
۱	۵ —	۷ — ۳۰
۲	۱۵ —	۱۷ — ۳۰
۳	۱۷ — ۳۰	یہ گاڑی صرف بٹالہ تک آتی ہے

قادیان سے امرتسر کے لئے چلنے والی گاڑیوں کے اوقات:۔

نمبر شمار	روانگی از قادیان	وقت رسیدگی از امرتسر
۱	۷ — ۵۰	۱۰ — ۱۵
۲	۱۷ — ۴۵	یہ گاڑی صرف بٹالہ تک جاتی ہے
۳	۲۰ — ۱۰	۲۲ — ۳۰

بٹالہ سے قادیان کے لئے چلنے والی گاڑیوں کے اوقات:۔

نمبر شمار	روانگی از بٹالہ	وقت رسیدگی قادیان
۱	۱۹ — ۱۵	۱۹ — ۵۰

آجکل امرتسر سے قادیان تک متعدد بسیں چلتی ہیں پہلی بس صبح آٹھ بجے قادیان کے لئے اور آخری شام کو پانچ بجے سیدھی قادیان کے لئے روانہ ہوتی ہے۔

امرتسر سے بٹالہ کے لئے صبح پانچ بجے سے بسیں چلنی شروع ہو جاتی ہیں اور ہر پانچ منٹ بعد بس چلتی ہے۔ بٹالہ سے قادیان کے لئے ہر نصف گھنٹہ بعد بس چلتی ہے اس کے علاوہ ٹیمپو ٹیکسی وغیرہ بھی مل سکتے ہیں۔ اگر ساتھ سامان اور عورتیں بچے بھی ہوں تو شام کو امرتسر سے ۵-۲۰ بجے جو گاڑی پٹھانکوٹ کے لئے روانہ ہوتی ہے اور ۲۰-۶ بجے بٹالہ میں قادیان کو روانہ ہونے والی ۱۵-۷ کی گاڑی سے میل کھاتی ہے) امرتسر سے آخری گاڑی روانہ ہو چکنے کے بعد پہنچنے والوں کیلئے مناسب یہی ہے کہ امرتسر میں رات گذار کر صبح پہلی گاڑی سے قادیان آجائے بٹالہ میں رات گذارنے کی سہولت میسر نہیں

افسر جلسہ سالانہ قادیان

قسط نمبر ۵

دجّال۔ اور۔ یاجوج ماجوج کی حقیقت

ان کے عروج و زوال کی تفصیل

از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی مقیم قادیان

ایک ضروری وضاحت ہم نے اپنے گذشتہ مضمون میں سیدنا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث پیش کر کے عربوں اور اسرائیل میں ہونے والی چار جنگوں کا استنباط کیا ہے اور بتایا ہے کہ موجودہ جنگ جو ۱۹۷۳ء میں لڑی گئی یہ عربوں اور اسرائیل کی تیسری جنگ ہے۔ جبکہ اخبارات اس جنگ کو چوتھی جنگ قرار دے رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ۱۹۷۳ء میں ہونے والی جنگ تیسری جنگ ہے۔ نہ کہ چوتھی جنگ۔ کیونکہ ۱۹۴۸ء میں جو کچھ ہوا وہ تو ایک خانہ جنگی تھی۔ اس وقت دجّال اور یاجوج ماجوج نے مل کر ایک سوچی سمجھی اسکیم کے مطابق فلسطین کو مغربی اور مشرقی دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ مغربی فلسطین یہود کو اور مشرقی فلسطین عربوں کو دیا گیا۔ یہ اسکیم ۱۹۱۷ء سے شروع ہوئی اور ۱۹۴۸ء میں پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ یہ وہ زمانہ تھا جب دنیا کی بڑی بڑی قومیں یہودیوں کو اپنے ملکوں سے نکالنے پر تلی ہوئی تھیں۔ اور دجّال یعنے برطانیہ اور امریکہ نے یہی بات آسان سمجھی کہ ان کو فلسطین میں آباد کیا جائے۔ اس وقت عرب مغربی اقوام کے جوئے تلے اپنی زندگی بسر کر رہے تھے۔ اس لئے ان میں کوئی تاب مقابلہ نہ تھی۔ چنانچہ امریکہ و برطانیہ نے روس کو ساتھ ملا کر اقوام متحدہ کے ذریعہ فلسطین کی تقسیم کو عربوں پر ٹھونس دیا۔ اور ۱۵ مئی ۱۹۴۸ء کو برطانوی حکومت فلسطین کی تقسیم کا اعلان کر کے وہاں سے ہٹ گئی۔ یہود کو تقسیم میں جو علاقہ ملا وہ لبنانی سرحد تک تھا۔ اور فلسطین کا بہترین حصہ ان کو دیا گیا۔ تقسیم کا اعلان ہوتے ہی تمام بلاد عربیہ میں ہڑتال ہوئی۔ اور فلسطین میں تین دن ہڑتال رہی اور ہڑتال ختم ہوتے ہی شدید فسادات شروع ہو گئے۔ یہ فسادات بالکل اسی نوعیت کے تھے جیسے ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو ہندوستان کی اعلان آزادی کے ساتھ ہی پورے ہندوستان میں شروع ہو گئے تھے۔ انگریز نے ہندوستان کو تقسیم کیا اور یہاں کی ہندو مسلم آبادی میں پھوٹ ڈالی اور ان کو باہم لڑا دیا۔ یہ لڑائی ہندوستان کی خانہ جنگی تھی۔ ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں کی لڑائی نہ تھی۔ کیونکہ اس وقت تو پاکستان کی حکومت قائم ہو رہی تھی۔ اس کے قیام کے بعد جو جنگیں ہوئیں وہ ہندوستان اور پاکستان کی جنگیں شمار ہوں گی۔ جیسے ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی جنگ۔

بالکل اسی طرح فلسطین کو تقسیم کیا گیا۔ یہودیوں کو باہر سے بلا کر فلسطین میں آباد کیا گیا۔ انہیں حکومت کے قیام کے لئے ہر قسم کی مدد دی گئی۔ اور پھر یہودیوں اور عربوں کو باہم لڑا دیا گیا۔ اور خانہ جنگی کرا دی گئی۔ چنانچہ فلسطین میں رہنے والے عربوں اور یہودیوں میں یہ جنگ کئی بار ہوئی۔ اور کئی بار صلح ہوئی۔ یہ صلح اقوام متحدہ کے نمائندہ کی کوشش سے ہوتی تھی۔ درمیان میں جب عارضی صلح ہوتی تھی تو اس کا فائدہ بھی یہودیوں کو ہوتا تھا۔ چنانچہ ۱۵ مئی ۱۹۴۸ء کی ہڑتال کے بعد شدید فسادات ہوئے۔ جن محلوں میں مخلوط آبادیاں تھیں وہ محلے خالی ہو گئے۔ وہاں کے مکانات نذر آتش ہو گئے۔ اس وقت یہ حال تھا کہ جو عرب گاؤں یہودیوں کے ہاتھ آتے تھے ان کا صفایا کر دیا جاتا تھا۔ اور جو یہود کی بستیاں عربوں کے ہاتھ آتی تھیں ان کو تباہ کر دیا جاتا تھا اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ سارے فلسطین میں کوئی حکومت نہیں ہے۔ بڑی خونریزی کے بعد ۲۱ جولائی ۱۹۴۸ء کو عارضی صلح ہوئی۔ لیکن ۱۸ اگست ۱۹۴۸ء کو پھر بیت المقدس میں گھمسان کی جنگ ہوئی۔ جس میں یہودیوں اور عربوں دونوں کا نقصان ہوا۔ لیکن بالآخر یہود نے اپنے قدم مضبوط کر لئے۔ اور عربوں کی اکثریت کو اپنے وطن سے جلاوطن ہونا پڑا۔

پس ۱۹۴۸ء میں ہونے والی جنگ عرب ملکوں اور اسرائیلی حکومت کی جنگ نہ تھی بلکہ اس وقت دجّال اپنی سوچی سمجھی اسکیم کے مطابق اسرائیلی حکومت کا قیام کر رہا تھا اور عربوں کو کمزور کرنے کے لئے فساد کروا رہا تھا۔ اسرائیلی حکومت کے باقاعدہ قیام کے بعد کی جنگیں اسرائیل اور عرب ملکوں کی جنگیں شمار ہوں گی۔

دوسرے میں نے سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی جو حدیث پیش کی ہے اور جس سے استنباط کیا ہے کہ عرب اسرائیل کی چار اہم جنگیں ہوں گی اور چوتھی جنگ کے آخر میں دجال اور یاجوج ماجوج شامل ہو کر اس کو عالمگیر جنگ بنا دیں گے۔ اس حدیث کے ابتدائی الفاظ قابل غور ہیں۔ حضورؐ فرماتے ہیں کہ شام کے لئے ایک بہت بڑا دشمن جمع ہوگا۔ اور اس دشمن کے مقابلہ کے لئے موت کی شرط لگا کر مسلمان جنگ میں کود پڑیں گے۔ گویا ۱۹۴۸ء میں یہودیوں نے ارض فلسطین میں اپنے پاؤں جمائے اور امریکہ، برطانیہ، روس کی مدد سے اسرائیلی نام کی حکومت قائم ہوئی۔ آہستہ آہستہ عربوں کو اپنے وطن سے نکال دیا گیا۔ اور اسرائیل ایک بڑے دشمن کے روپ میں شام کے بالمقابل کھڑا ہو گیا۔ اس دشمن کے کھڑا ہونے کے بعد ۱۹۵۶ء میں پہلی جنگ ہوئی۔ ۱۹۶۷ء میں دوسری جنگ ہوئی۔ اور ۱۹۷۳ء میں تیسری جنگ ہوئی۔ اور اب آئندہ ہونے والی جنگ چوتھی جنگ ہو گی جو کہ نہایت ہی تباہ کن ہوگی۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق اس جنگ کے آخر میں دجال کی شمولیت ہوگی جس کا مفہوم میرے نزدیک یہ ہے کہ امریکہ اور روس عالمی جنگ کے لئے اسرائیل کے پہاڑوں پر بقول حزقیل نبیؑ جمع ہوں گے اور وہاں بہت بڑی تباہی ہوگی۔

دجالی فتنہ کو دور کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی خبر

سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاں دجّال، یاجوج و ماجوج کے ظہور۔ ان کی زبردست مادی ترقیات اور ان کے ذریعہ بڑے بڑے فتنوں کے بپا ہونے نیز ان کے عبرتناک انجام کی خبریں دی ہیں اُن کے ساتھ ہی حضورؐ نے حضرت امام مہدی علیہ السلام اور حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد کی خبر بھی دی ہے۔ گویا دجال اور یاجوج و ماجوج کی ترقیات کا زمانہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا زمانہ ایک ہے۔ اور بتایا ہے کہ مسلمانوں کی ترقی امام مہدی علیہ السلام کے ذریعہ روحانی رنگ میں ہوگی۔ ابن ماجہ کی حدیث میں لَا مَھْدِی اِلَّا عِیْسٰی کہہ کر اس امر کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے کہ امام مہدی اور حضرت مسیح علیہ السلام دو علیحدہ وجود نہ ہوں گے۔ بلکہ ایک ہی شخصیت کے دو نام ہوں گے۔ اور دو اہم قوموں یعنی مسلمانوں اور عیسائیوں کی اصلاح کے پیش نظر یہ نام ان کو دیئے گئے ہیں۔ یہی وجود مذہبی میدان میں دجّال اور یاجوج و ماجوج کے پیدا کردہ فتنوں کا مقابلہ کرے گا۔ کیونکہ سیاسی میدان کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا یَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِھِمْ کہ یاجوج و ماجوج کی ترقی کے دور میں ان کی سائنسی ترقیات اور جنگی اسلحہ کی ایجادات کی وجہ سے ان سے جنگ کرنے کی کسی کو تاب نہ ہوگی۔ البتہ مذہبی لحاظ سے جو فتنے یاجوج و ماجوج پیدا کریں گے ان کا علاج حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ ہوگا۔ چنانچہ مندرجہ ذیل احادیث سے واضح ہے کہ دجّال اور یاجوج ماجوج کے خروج پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور بھی ہوگا۔

۱۔ حضرت حذیفہ بن اسید غفاری کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "الساعة" سے قبل ان نشانیوں کا ظہور ہوگا۔

۱۔ الدخان دھواں بہت ہوگا۔ (۲) دجّال ظاہر ہوگا۔ (۳) دابة الارض کا ظہور ہوگا۔ (۴) مغرب سے طلوع شمس ہوگا۔ (۵) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ (۶) یاجوج ماجوج کا ظہور ہوگا۔ (۷ تا ۹) تین خسوف مشرق و مغرب اور جزیرۂ عرب میں ہوں گے۔ (۱۰) ایک آگ یمن کی جانب سے نکلے گی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ وہ آگ عدن کے کنارے سے نکلے گی۔ جو لوگوں کو محشر کی طرف کھینچے گی۔

(مشکوٰۃ شریف کتاب الفتن
باب علامات بین یدی الساعة)

اس امر کا خیال رہے کہ آئندہ زمانہ کے بارے میں جو علامات حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں یہ سب حضورؐ کو بذریعہ کشوف معلوم ہوئی ہیں۔ اس لئے وہ تعبیر طلب ہیں۔ مذکورہ احادیث میں بیان کردہ امور میں سے دجّال اور یاجوج و ماجوج کی تشریح ہم پہلے کر چکے ہیں۔ دخان کے متعلق بھی بتا آئے ہیں کہ فیکٹریوں اور کارخانوں کے قیام کی طرف اشارہ ہے۔ جن کی وجہ سے شہر دھوئیں سے بھرے رہتے ہیں۔ دابة الارض سے وبائی امراض کی طرف اشارہ ہے۔ طلوع الشمس من المغرب سے مغربی اقوام میں اسلام کی اشاعت مراد ہے۔ مشرق و مغرب اور جزیرۂ عرب میں تین زلزلوں یا تین عظیم لڑائیوں کی خبر ہے۔ یمن اور عدن سے آگ نکلنا بھی جنگ کی طرف اشارہ ہے۔ حال ہی میں یمن میں ایسی جنگ کی آگ بھڑک چکی ہے جس میں لاکھوں انسان موت کے گھاٹ اتر چکے ہیں۔

۲۔ حضرت نواس بن سمعان کی مشہور حدیث جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے بارے میں بڑی وضاحت فرمائی ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ دجال کے مذہبی فتنوں سے بچنے کے لئے سورۃ الکہف کی ابتدائی دس آیات کی تلاوت کی جائے۔ سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیات میں حضرت مسیح علیہ السلام کے نبی اللہ ہونے کا بیان اور عیسائی عقائد کی تردید ہے۔ اس حدیث میں یہ بھی درج ہے کہ دجال شام اور عراق کے درمیان نکل کر دائیں اور بائیں اپنے لشکر جنگ وقتال کے لئے بھیجے گا۔ دجال کی ترقیات کے تذکرہ کے بعد حضورؐ نے فرمایا۔ اس وقت مسیح ابن مریم منارہ بیضاء کے پاس دمشق کے مشرق کی طرف دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے دو زرد چادروں میں نازل ہونگے۔

(مشکوٰۃ شریف کتاب الفتن)

مطلب یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام روشن دلائل کے ساتھ تشریف لائیں گے۔ اور فرشتوں کی مدد انہیں حاصل ہوگی۔ اور اس موعود کو دو بیماریاں لاحق ہوں گی کیونکہ تعبیرِ رؤیا میں زرد چادر سے مراد بیماری ہوتی ہے۔ اور ان کا نزول دمشق کے مشرق میں ہوگا۔

اسی حدیث میں آگے جاکر بتایا کہ اللہ تعالےٰ حضرت مسیح علیہ السلام کو وحی کرے گا کہ مَیں نے کچھ ایسے بندے نکالے ہیں جن کے ساتھ لڑنے کی کسی کو طاقت نہیں۔ اور وہ بندے یاجوج اور ماجوج ہیں۔ جو ہر بلندی کو طے کریں گے۔ اس لئے تم اپنے ساتھیوں کو لے کر طُورؔ پر جاؤ اور ان کی حفاظت کرو۔ اس کے بعد یاجوج وماجوج کے بیت المقدس میں جبل الخمر پر پہنچنے کا ذکر ہے۔

اس حدیث میں یہ وضاحت ہے کہ دجال۔ یاجوج اور ماجوج کے ظہور کے ساتھ حضرت مسیح علیہ السلام کا ظہور ہوگا۔ اور یہ بھی بتایا کہ حضرت مسیح علیہ السلام، یاجوج وماجوج کے مقابلہ پر جنگ نہیں کریں گے۔ بلکہ دُعاؤں کے ذریعہ نصرتِ الٰہی حاصل کرکے دجالی فتنہ کو فرو کریں گے۔ اور اسلام کے غلبہ کے لئے کوشش کریں گے۔ دوسری جگہ حدیث میں وضاحت ہے کہ یضع الحرب، حضرت مسیح موعود علیہ السلام ظاہری جنگ سے یاجوج ماجوج کا مقابلہ نہیں کریں گے۔ بلکہ ظاہری جنگ سے رُک جائیں گے۔

۳۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ حضرت رسولِ کریم صلعم نے فرمایا مَیں نے آج اپنے آپ کو کعبۃ اللہ کے پاس دیکھا اور وہاں ایک مرد کو دیکھا جو نہایت ہی عمدہ گندم گوں رنگ والا تھا۔ اس کے سر پر نہایت عمدہ بال ہیں۔ اس کے کندھوں تک جاتے ہیں۔ اور سیدھے بال ہیں۔ ان بالوں میں اس نے کنگھی کی ہوئی ہے۔ اور اس کے بالوں سے پانی ٹپکتا ہے۔ حضورؐ نے دیکھا کہ وہ شخص بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، مَیں نے دیگر طواف کرنے والوں سے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہے تو مجھے بتایا گیا کہ یہ مسیح ابن مریم ہیں۔ آپؐ فرماتے ہیں اس کے بعد مَیں نے ایک اور آدمی کو دیکھا جس کے بال مُڑے ہوئے ہیں۔ اس کی داہنی آنکھ کانی ہے۔ (مراد یہ کہ اس کی دینی آنکھ نہیں ہے) وہ بھی بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے۔ حضور فرماتے ہیں مَیں نے دریافت کیا یہ کون شخص ہے تو مجھے بتایا گیا کہ یہ مسیح دجال ہے۔

یہ روایت بخاری شریف اور مسلم شریف دونوں میں ہے۔

(بحوالہ مشکوٰۃ شریف کتاب الفتن باب علامات بین یدی الساعۃ)

اِس رؤیا میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو امتِ محمدیہ میں ظاہر ہونے والے مسیح موعود دکھائے گئے اور ان کا حلیہ بھی بتایا گیا کہ وہ گندم گوں رنگ کے ہوں گے۔ (جبکہ بنی اسرائیل میں آنے والے حضرت عیسیٰؑ کا رنگ آپ نے سُرخ بتایا ہے) ان کے سر سے پانی ٹپکنے سے مراد یہ ہے کہ وہ آنیوالا مسیح موعود۔ دجال کے پیدا کردہ مذہبی فتنہ کو فرو کرنے کے لئے بڑی محنت کرے گا۔ اور پانی سے مراد پاکیزگی کا پانی بھی ہوسکتا ہے۔ یعنی مسیح علیہ السلام کا وجود پاک اور مقدس وجود ہوگا جس کا خدا سے تعلق ہوگا اور تعلق باللہ کی بناء پر ہی وہ خدا تعالیٰ اور فرشتوں کی مدد سے دجالی فتنوں کا مقابلہ کرے گا۔

اس حدیث کی تفسیر کرتے ہوئے مفسرین نے لکھا ہے کہ یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ دجال کافر ہے۔ اس کو طوافِ کعبہ سے کیا کام؟ اس اشکال کا حل کرتے ہوئے مفسرین کہتے ہیں کہ یہ حضرتؐ کے مکاشفات ہیں اور اس مکاشفہ کی تعبیر یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام اسلام کے قیام اور دین کی درستی کے لئے کعبہ کا طواف کر رہے ہیں۔ اور دجال دین میں خلل ڈالنے کے لئے اور فتنہ وفساد پیدا کرنے کے لئے طواف کر رہا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ حضرت مسیح علیہ السلام دجال کے پیدا کردہ مذہبی فتنوں کو دُور کرکے اِسلام کی جڑوں کو مضبوط کریں گے

مذکورہ روایات سے یہ بالکل عیاں ہے کہ دجال۔ یاجوج وماجوج اور حضرت مسیح علیہ السلام کے ظہور کا وقت ایک ہی ہے۔ اس لئے اسی زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور بھی ضروری ہے۔ آج کا عام مسلمان تو عیسائیوں کے اس پروپیگنڈے کا شکار ہوکر کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام آسمان پر گئے ہوئے ہیں، آسمان کی راہ تک رہا ہے کہ وہ آسمان سے تشریف لاکر ہماری اصلاح فرمائیں گے۔ حالانکہ امتِ محمدیہ میں آنے والے موعود مسیح، اسرائیلی مسیح کے علاوہ ہیں۔ کیونکہ حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں کے حُلیے علیحدہ علیحدہ بیان فرما دیئے ہیں۔ نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق قرآن مجید اور احادیث سے یہ ثابت ہوچکا ہے کہ وہ وفات پاچکے ہیں۔

یہ تو درست کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مخالفین نے صلیب پر چڑھا دیا۔ لیکن قرآن مجید کی آیت وما قتلوہ وما صلبوہ سے واضح ہے کہ آپ کو صلیب پر مارا نہیں جاسکا۔ بلکہ آپ صلیب سے زندہ اتار لئے گئے اور اس کے بعد شام۔ ایران۔ افغانستان ہوتے ہوئے کشمیر پہنچے۔ اور وہاں بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں میں آپؑ نے تبلیغ کی۔ یہ امر بھی اب متحقق ہوکر سامنے آچکا ہے۔ کہ کشمیر کے لوگ نسلاً بنی اسرائیل ہیں اور یہ یروشلم کی کسی زبردست تباہی کے موقع پر وہاں سے نکلے اور کشمیر میں آکر پناہ گزیں ہوئے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کشمیر آنا ہندوؤں کی پُرانی کتاب بھوشیہ پُران سے بھی ثابت ہے۔ (ملاحظہ ہو بھوشیہ پُران پرتی سرگ پرکھنڈ ۳ ادھیائے ۲) حضرت مسیح علیہ السلام اسی علاقہ میں تبلیغ کرتے ہوئے ۱۲۰ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ اور سری نگر کے محلّہ خانیار میں دفن ہوئے جہاں آپ کی قبر اب بھی موجود ہے۔ اس واقعہ کی تصدیق قرآن مجید نے ان الفاظ میں فرمائی:-

وَاٰوَیْنٰھُمَآ اِلٰی رَبْوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّ مَعِیْنٍ۔

(سورۃ المؤمنون ع ۳)

یعنی ہم نے ابنِ مریم اور اس کی ماں کو ایک نشان بنایا اور ہم نے ان دونوں کو ایک بڑی مصیبت اور تکلیف میں مبتلا ہونے کے بعد ایک اُونچی جگہ پر پناہ دی۔

مَیں یہ مضمون لکھ رہا تھا کہ بھارت کے اخبارات میں وٹیکن کے ایک اخبار کے حوالہ سے ایک پُرلطف خبر آئی ہے کہ:-

"ماہرین آثارِ قدیمہ نے یروشلم میں گیتھ وانے کے مقام پر کنواری مریم کا مشہور مقبرہ کھولا مگر وہ خالی پایا گیا"

مقامی اخبار پرتاپ یہ خبر دے کر آگے لکھتا ہے کہ اس سے عیسائیوں کے اس عقیدہ کی تصدیق ہوگئی ہے کہ عیسیٰ کی ماتا کو آسمان پر لے جایا گیا تھا۔ اس مقبرے کا ۱۹ صدیوں میں احترام ہوتا رہا ہے۔ یہ ایک چھوٹے سے محراب دار کمرے میں ہے۔

(پرتاپ ۲۰ نومبر ۱۹۷۳ء)

پرتاپ اخبار کا یہ لکھنا کہ اس سے عیسائیوں کے اس عقیدہ کی تصدیق ہوگئی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو آسمان پر لے جایا گیا تھا درست نہیں ہے۔ کیونکہ عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر جانا مانتے ہیں۔ اُن کی والدہ کو آسمان پر نہیں مانتے۔ لیکن اس خبر سے قرآنِ مجید کی اس بات کی تصدیق ہوگئی ہے کہ حضرت مریمؑ بھی واقعۂ صلیب کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ ہجرت کر آئی تھیں اور ان دونوں کو اللہ تعالیٰ نے اُونچے مقام (کشمیر) پر پناہ دی تھی۔

قرآنِ مجید نے تو ۱۴۰۰ سال قبل اس حقیقت سے پردہ اُٹھادیا تھا۔ اور بتادیا تھا کہ حضرت مریم کا کوئی مزار یروشلم میں نہیں۔ کیونکہ وہ حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ ہجرت کر گئی تھیں۔ اور آج آثارِ قدیمہ والوں نے اس کی تصدیق کرکے قرآنِ مجید کی صداقت پر مُہر لگادی ہے۔ اب ہم عیسائیوں اور یہودیوں سے یہ بھی کہیں گے کہ وہ آثارِ قدیمہ کے تعاون سے محلّہ خانیار میں واقع حضرت مسیح علیہ السلام کے مزارِ مبارک کی کھدائی کرکے دیکھ لیں کہ اس میں کوئی دفن ہے یا نہیں۔ تا دنیا کو یہ معلوم ہوجائے کہ حضرت مسیح علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں یا زمین میں دفن ہیں۔ اگر عیسائی دُنیا بالخصوص کوئی ایسا اقدام کرے گی تو قرآنِ مجید کی بیان کردہ یہ حقیقت دُنیا کے سامنے آشکار ہوجائے گی کہ حضرت مسیح علیہ السلام واقعِ صلیب کے بعد آسمان پر نہیں گئے بلکہ انہوں نے اور ان کی والدہ محترمہ نے ہجرت کی اور ایک بلند مقام یعنی کشمیر میں آکر پناہ لی۔ اور اسی علاقہ میں وہ اپنی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو تبلیغ کرتے ہوئے فوت ہوئے۔ حضرت مریم علیہا السلام کی قبر بھی مرّی کے پہاڑ پر بتائی جاتی ہے، جس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ بھی حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ تھیں اور اسی علاقہ میں ان کی وفات ہوئی۔

(باقی آئندہ)

ولادت

عزیزم مکرم سلیم احمد صاحب ناصر ریڈیو میکانک قادیان کو اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۲۳/۱۱ ہ کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ احباب نومولود کی صحت وسلامتی درازیٔ عمر اور خادمِ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (ایڈیٹر بدر)

ماریشس میں جماعتِ احمدیہ کی سالانہ کانفرنس!

بقیہ صفحہ (۲)

تلاوت و نظم کے بعد مکرم برادرم پروفیسر رشید حسین صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے معجزات کے موضوع پر تفصیل کے ساتھ دلکش انداز میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جس میں معجزہ کی تعریف، شرائط اور اس کی ضرورت بتائی۔ اور پھر حضورؑ کے عظیم الشان معجزات کا ذکر کیا۔ اور اس سے اسلام کی زندگی اور محمد رسول اللہ صلعم کی قوتِ قدسیہ کو ثابت کیا۔ بعد ازیں جناب ناصر سوکیہ صاحب نے ہماری اقتصادی مشکلات اور ان کا حل کے موضوع پر روشنی ڈالی اور بیکاری کی جڑ کام نہ کرنے کی عادت قرار دیا۔ اور کہا کہ اسلام کے بتائے ہوئے اصولوں پر عمل کرنے والا انسان بآسانی اپنے مسائل پر قابو پا سکتا ہے۔

پروگرام کے مطابق اس کے بعد جماعت احمدیہ مونتانیر بلانش کے مخلص احمدی دوست حسن رمضان صاحب نے درود شریف کے موضوع پر حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ نے بہت مؤثر انداز میں احباب کو درود شریف کی برکات سے آگاہ کیا۔ اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکثر جماعت کے دوستوں کو کثرت سے درود شریف پڑھنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔

رات کے اجلاس کی آخری تقریر خاکسار کی تھی۔ صفاتِ باری تعالیٰ کے موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے خاکسار نے قرآن مجید اور احادیث سے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات غیر محدود ہیں۔ صفاتِ الٰہیہ دراصل وہ خزانے ہیں جو خدائے ذوالعرش نے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے فراہم کئے ہیں۔ آخر میں صفاتِ الٰہیہ کو قبولیتِ دعا کا ایک کامیاب ذریعہ بتاتے ہوئے خاکسار نے احباب سے اپیل کی کہ وہ ان خزائن سے واقفیت پیدا کر کے ان سے پورا استفادہ کریں۔

اتوار کے لنچ کی تیاری

یہاں یہ امر بیان کرنا بھی ضروری ہے کہ رات کے سیشن کے بعد ساری رات اتوار کے لنچ کا کھانا تیار کرنے میں ہمارے خدام مصروفِ عمل رہے اگرچہ یہ کام کافی تھکاوٹ کا موجب تھا۔ مگر جلسہ کی خوشی اور رونق اس قدر مسرت انگیز تھی کہ ہمارے مخلص خدام نے ان سب فرائض کو ہنسی خوشی سرانجام دیا اور تقریباً پونے دو ہزار افراد کے لئے ماریشس کا روایتی کھانا بریانی بروقت تیار ہو گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

نمازِ تہجد اور درسِ قرآن و حدیث

باہر کی جماعتوں سے آئے ہوئے کچھ مہمان دارالسلام مسجد میں سوئے، اُن کے بستروں کا مناسب انتظام تھا۔ پروگرام کے مطابق صبح ۴-۳۰ بجے نمازِ تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ روزہل کے دوست گھروں سے جلد بیدار ہو کر تشریف لے آئے۔ اس موقع پر سب احباب نے نماز باجماعت میں اسلام اور احمدیت کی ترقی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی صحت اور طویل زندگی کے لئے دعائیں مانگی کہ اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب امام کو ہمیشہ صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے۔ فجر کی نماز کے بعد برادرم پروفیسر رشید حسین صاحب نے قرآن مجید کا درس دیا۔ بعدہٗ خاکسار نے حدیث کا کریولی زبان میں درس دیا۔

تیسرا اختتامی اجلاس

آخری اجلاس کی صدارت برادرم محمد حنیف جواہر صاحب نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد برادرم قاسم نور علی صاحب نے "حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ" کی متوکلانہ زندگی کے بہت سے واقعات سُنائے جس سے حاضرین کے ایمان و معرفت میں اضافہ ہوا۔ دوسری تقریر "خلافت" کے موضوع پر تھی۔ مکرم شمس الحق یاد علی صاحب نے نظامِ خلافت کے فیوض و برکات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ آج کرۂ ارض پر مسلمانوں کے لئے خدا تعالیٰ نے ترقیات کو خلافت کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے۔ اتحاد اور یگانگت قوموں کی ترقی کا راز ہے۔ اور یہ خلافت سے وابستگی کے نتیجہ ہی پیدا ہو سکتا ہے۔ اس اجلاس کی تیسری تقریر برادرم احمد یداللہ بھنو صاحب کی تھی۔ آپ نے "فلسفۂ حیاتِ آخرت" کے عنوان پر اسلامی نقطۂ نظر سے قرآنِ مجید کے دلائل دیئے کہ ہماری زندگی اسی دنیا میں ختم نہیں ہوتی بلکہ ایک اور زندگی بھی ہے جو حیاتِ ابدی کہلاتی ہے۔ بعدہٗ عبدالستار سوکیہ صاحب نے "قرآنِ مجید کے عجائبات" کے موضوع پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ قرآن کا ہر لفظ، آیت اور سورۃ ایک معجزہ ہے۔ جس نے اپنے نزول کے زمانہ سے لیکر آج تک سب دشمنوں کو لاجواب کر دیا ہے۔ اور نہ صرف اپنے بلکہ اغیار بھی اس مقدس اور غیر محرّف کتاب کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔

بیرونی احمدیہ مشنوں کے پیغامات

جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے کہ جلسہ سالانہ اس لحاظ سے بھی خاص برکتوں کا حامل تھا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث از راہِ شفقت انگلستان سے پیغام ارسال فرمایا تھا۔ اس کے علاوہ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے بھی اپنا خصوصی پیغام ارسال فرمایا تھا۔ احمدیہ مسلم مشن ماریشس کی درخواست پر ذیل کے مبلغین کرام اور بزرگانِ سلسلہ نے ہمارے جلسہ سالانہ کے لئے اپنے پیغامات ارسال فرمائے جو جلسہ کے مختلف اوقات میں پڑھ کر سُنائے گئے۔ مکرم و محترم عبدالحمید صاحب ڈیسجر، مبلغ انچارج جاپان مشن، مکرم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد انچارج احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا۔ چوہدری محمد شریف صاحب باجوہ انچارج احمدیہ مسلم مشن امریکہ اور بزرگوارم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان۔ فجزاہم اللہ تعالےٰ۔

مکرم عبدالستار صاحب سوکیہ کی تقریر کے بعد خاکسار نے "ظہورِ مہدی" کے موضوع پر کریولی اور اُردو زبان میں اظہارِ خیال کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ کے ظہور کے وقت مسلمانانِ عالم کی حالت بیان کی اور اُس عظیم الشان انقلاب کا ذکر کیا جو آپؑ کے ذریعہ رُونما ہوا۔

آخر میں صدرِ مجلس جناب برادرم حنیف جواہر صاحب نے انسانی اخلاق کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے مختلف برائیوں سے اجتناب کرنے اور سچے اور مخلص احمدی بننے کی احباب کو تلقین کی۔ آپ نے بحیثیت صدر کمیٹی جلسہ سالانہ سب احباب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا جنہوں نے مختلف رنگوں میں تعاون کر کے جلسہ سالانہ کو کامیاب بنایا۔ اس کے بعد خاکسار نے بعض ضروری اعلانات کئے اور بعض تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی اور پھر لمبی پُرسوز دعا کرائی جس کے ساتھ جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس برخاست ہوا۔ اس وقت حاضرین کے پُرجوش اسلامی نعروں سے فضا گونج اٹھی۔

خوبصورت سوونیر کی اشاعت

اس رُوحانی اجتماع کے موقع کے لئے پروگرام میں یہ امر بھی شامل کر لیا گیا کہ ایک یادگاری مجلہ بھی شائع کیا جائے جس میں مختلف مشنوں کی تبلیغی و تربیتی سرگرمیوں کے فوٹوز اور جماعت احمدیہ کی عظیم الشان ترقیات کو بیان کیا جائے اس کے لئے جاپان، ہالینڈ، نائیجیریا اور پاکستان سے تصاویر منگوائی گئیں۔ ماریشس کے علاوہ دیگر ممالک سے بعض مضامین اکٹھے کئے گئے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم اس موقع پر ایک خوبصورت رسالہ مشتمل بر ۶۲ صفحات شائع کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اس رسالہ کے شروع میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کے تین بڑے سائز کے فوٹوز بھی طبع کئے گئے۔ جس سے رسالہ بہت مقبول ہوا۔ امید ہے کہ یہ مجلہ انشاء اللہ جماعت کی تربیتی و تبلیغی کارکردگی کے میدان میں ایک اہم رول ادا کرے گا۔

اجتماعی لنچ کا فنکشن

حسبِ پروگرام اختتامی اجلاس کے بعد جملہ حاضرین کے لئے اجتماعی لنچ کے کھانے کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا۔ اس کیلئے مستورات کے لئے دارالسلام ہال میں انتظام کیا گیا تھا۔ مردوں اور عورتوں کی طرف سے باقاعدہ رضاکاروں کی ڈیوٹیاں لگائی گئی تھیں چنانچہ انہوں نے نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔ اس موقع پر بعض غیر از جماعت دوستوں کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ اس تقریب کی تصاویر بھی اتاری گئیں۔ الغرض بفضلہ تعالیٰ پونے دو ہزار افراد کی یہ دعوت بہت کامیاب رہی۔ نیز جماعتِ احمدیہ ماریشس کا سالانہ جلسہ ہر پہلو سے کامیاب رہا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ممبرانِ جماعتِ ماریشس کو عظیم الشان ترقیات سے نوازے اور بہترین خدمتِ اسلام کی توفیق دے آمین۔

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ٹرک
یا کاروں
کے ہر قسم کے پُرزہ جات آپ کو ہماری دُکان سے مل سکتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنے شہر یا کسی قریبی شہر سے کوئی پُرزہ نہ مل سکے تو ہم سے طلب کریں!
پتہ نوٹ فرمالیں:-
AUTO TRADERS,
16 MANGOE LANE CALCUTTA-1
آٹو ٹریڈرز
۱۶ مینگولین کلکتہ ۱
فون نمبرز 23-1652 23-5222
تار کا پتہ:- "AUTOCENTRE"

کرم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں
آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن
AZAD TRADING CORPORATION
58/1 PHEARS LANE
CALCUTTA-12.
۵۸/۱ فیرس لین کلکتہ ۱۲

زکوٰۃ بہت ضروری ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقریباً ہر جگہ نماز کے حکم کے ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم فرمایا ہے۔ اور مومن کے لئے زکوٰۃ دینا بھی ایسا ہی لازمی قرار دیا ہے جیسا کہ نماز کا ادا کرنا۔ پس اگر کوئی شخص اس فرض کو بخوشی ادا نہیں کرتا یا ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے تو وہ ایسا ہی قابلِ مواخذہ ہے جیسا کہ تارک الصلوٰۃ۔ چنانچہ تارکِ زکوٰۃ کے لئے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے سخت عذاب میں مبتلا ہونے کی خبر دی گئی ہے۔

چنانچہ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے :۔

"جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے رہتے ہیں اور اُسے خدا تعالیٰ کی راہ میں اس کے احکام کے مطابق خرچ نہیں کرتے ایسے لوگوں کو دردناک عذاب کی خوشخبری سُنا دو۔ جس دن کہ اس (سونے چاندی کو جمع کرنے کے باعث) جہنم کی آگ کو بھڑکایا جائے گا۔ پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور اُن کے پہلو اور ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی۔ (پھر کہا جائے گا) کہ یہ وہ مال ہے جو تم نے اپنی جانوں کے فائدہ کے واسطے اکٹھا کیا تھا۔ پس اپنے جمع شدہ مالوں کا مزہ چکھو۔"

۲۔ جس مال پر زکوٰۃ واجب ہوگی اور ادا نہ کی جائے بلکہ زکوٰۃ کا حصہ اسی میں شامل رہنے دیا جائے تو وہ حصہ سارے مال کو بھی تباہ و برباد کر دے گا۔ جس کی تصدیق دوسری حدیث میں یوں آئی ہے یُھلِکُ الحرامُ الحلالَ کہ حرام مال یعنی عدم ادا شدہ زرِ زکوٰۃ حلال مال کو بھی لے ڈوبے گا۔ مثلاً ایک دوست کے پاس ایک ہزار روپیہ ہے جس کی زرِ زکوٰۃ ۲۵/- روپے بنتی ہے اگر وہ اس فریضہ کو ادا نہیں کرتا تو اس کے یہ ۲۵/- روپے ہزار روپے کو بھی لے ڈوبیں گے۔

اس سے احباب جماعت ہائے احمدیہ اندازہ لگائیں کہ زکوٰۃ دینی کتنی ضروری ہے

ناظر بیت المال آمد قادیان

قادیان میں عید کی قربانیوں کے لئے

دوست جلد اطلاع دیں

حسبِ سابق امسال بھی عید الاضحیہ کے موقع پر قادیان میں بیرون جات کے احبابِ جماعت کی طرف سے قربانی کا جانور ذبح کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ ایسا کرنے سے ایک تو آسانی کے ساتھ ان صاحب کے ذمہ کا فرض ادا ہو جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی قربانی کے گوشت سے قادیان میں مقیم احباب استفادہ کر سکتے ہیں۔ لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ سے دوستوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے لئے قربانی کے جانور کی رقم جلد از جلد مجھے بھجوا دیں۔ تاکہ انتظام میں سہولت رہے۔ اس وقت قادیان میں قربانی کے جانور کی قیمت کم از کم ۱۵۰ روپیہ ہے۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

منظوری انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

(۱)۔ مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کالیکٹ تحریر کرتے ہیں کہ سابقہ جنرل سیکرٹری مکرم سی حمزہ کویا صاحب ملازمت کی وجہ سے کالی کٹ سے تبدیل ہو گئے ہیں لہٰذا نئے انتخاب کے مطابق اُن کی جگہ مکرم کے۔ وی۔ حسن کویا صاحب منتخب ہوئے۔

(۲)۔ مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کیرنگ تحریر کرتے ہیں کہ سابقہ سیکرٹری اُمورِ عامہ مکرم جبار الحق صاحب کا تبادلہ کیرنگ سے کٹک ہو گیا ہے لہٰذا نئے انتخاب کے مطابق مکرم سلامت اللہ خان صاحب کو بطور سیکرٹری امور عامہ منتخب کیا گیا ہے۔ اس کی منظوری دی جائے۔

لہٰذا نظارت ہذا کی طرف سے مندرجہ بالا ہر دو جماعتوں کے عہدوں کے لئے مورخہ ۳۰؍۴؍۷۴ تک منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ سلسلہ کی بہترین رنگ میں بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ناظر اعلیٰ قادیان

جلسہ سالانہ کے واپسی سفر کیلئے ریلوے ریزرویشن

جو دوست جلسہ سالانہ قادیان سے فارغ ہونے کے بعد واپسی پر اپنے ریلوے برتھ یا سیٹیں ریزرو کروایا کرتے ہیں وہ فوری طور پر ایسی اطلاع دیں۔ تا ان کی سیٹیں یا برتھ حسبِ پسند ریزرو کروائی جا سکیں۔ حسبِ ذیل امور کی وضاحت ضروری ہے :۔

(۱) تاریخ واپسی (۲) از امرتسر تا فلاں سٹیشن (۳) نام۔ عمر۔ پورا یا نصف ٹکٹ

(۴) ٹرین کا نام جس پر واپسی سفر کرنا ہے۔

ریزرویشن کے لئے ریلوے کے جدید قواعد کے بارہ میں مختلف اطلاعات سُننے میں آ رہی ہیں۔ اس لئے احباب ابھی سے اطلاع دے دیں تا کسی طرح کی دقت واقع نہ ہو۔

افسر جلسہ سالانہ قادیان

تقریبِ رخصتانہ و اظہارِ تشکر

حیدرآباد ۳؍ نبوت۔ عزیز عبد المجید صاحب ابن مکرم عبد الواحد صاحب انصاری کی شادی و تقریبِ رخصتانہ ہمراہ عزیزہ صفیہ بیگم بنت مکرم احمد حسین صاحب انجام پائی۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے حقوقِ زوجین کی وضاحت کرتے ہوئے ان آثار کا تذکرہ کیا جو غلبۂ اسلام کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کے ذریعے ظاہر ہو رہے ہیں اور اصلاحِ معاشرہ کے لئے احبابِ جماعت کی اہم ترین ذمہ داریاں بتائیں۔ اس تقریب میں سینکڑوں احمدی و غیر احمدی مرد و زن نے شرکت فرمائی۔ آخر میں اجتماعی دعا کرائی۔ حاضرین کی تواضع چائے سے کی گئی۔ مورخہ ۴؍ نومبر کو مکرم انصاری صاحب نے ایک پُر تکلف دعوتِ ولیمہ دی جس میں چھ سات صد احمدی و غیر احمدی احباب نے شرکت فرمائی۔ فریقین کی جانب سے پانچ پانچ روپے شکرانہ فنڈ میں اور پانچ پانچ روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین۔ اس نکاح کا اعلان قادیان میں جلسہ سالانہ ۷۲ء کے موقعہ پر ہو چکا ہے۔

خاکسار: عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدرآباد۔

درخواست ہائے دعا

(۱) ماسٹر کالے خان صاحب مرحوم کی اہلیہ صاحبہ بعارضہ فالج علیل ہو کر ذی فراش ہیں اور عاجز عرصہ ایک سال سے ریٹائر ہو کر گھر میں مالی پریشانیوں سے دوچار ہے۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں عرض ہے کہ مہربانی فرما کر ان دو امور کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار خلیل الدین احمد خان مقیم بدن پدا (اڑیسہ)

(۲)۔ خاکسار کے دو بھائی اپنے ڈگری کلاسوں کے امتحانات دے رہے ہیں اور خاکسار بہتر ملازمت کے لئے کوشاں ہے۔ تمام احبابِ جماعت سے ہم بھائیوں کی ہر میدان میں کامیابی نیز تمام افرادِ خاندان کی صحت و سلامتی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار محمد یوسف قریشی گلبرگہ۔

پن کوڈ نمبر

جملہ خریدارانِ بدر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ فوری طور پر اپنے اپنے ڈاک خانہ کا پن کوڈ نمبر ضرور تحریر کریں تا بروقت اُن تک اخبار بدر پہنچ سکے۔ ڈاک خانہ کے قانون کے لحاظ سے یہ بے حد اہم ہے۔ ڈاک خانہ قادیان کا پن نمبر 143516 ہے قادیان خط لکھتے وقت یہ نمبر درج کیا کریں۔ شکریہ۔ (مینیجر بدر)

درخواستِ دعا

اہلیہ صاحبہ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر اور مکرم محمد عزیز صاحب گجراتی وی۔ جے ہسپتال میں داخل ہیں۔ مولوی بشارت احمد صاحب بشیر کی اہلیہ صاحبہ کا اپریشن مورخہ ۲۶؍ نومبر کو کامیابی سے ہو چکا ہے۔ جملہ احبابِ جماعت سے ہر دو کی کامل صحت و سلامتی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے آمین

(ایڈیٹر بدر)